

سمتا نیتی

عرف

پرمارتھ سدھ

شری ستگورو منگت رام جی

بھینٹ کردہ

بابو ھربنس لعل سپتر بابو امولک رام جی دیویال

کالاگجراں (ضلع جہلم)

سمتا منگل

سمتا دھرم ہردے رسے جو سمتا ہو وناش
نت سروپ پرماتما اٹل تھل پاؤں پرکاش
سب جیوؤں سے پریم ہو تن من سیوا دھار
سمتا سادھن پائے کے نت پرمان جے کار
نت کرم ست نسچے تِرل پاؤں وچار
منگت سمتا دھار کے جیت چلو سنسار

پہلا بھاگ سمتا یوگ چھپا ہوا

سمتا ست آگیا انکار ---

برہم ستم = سرب ادھار

مہا گرنتھ

شری "سمتا پرکاش" کے علیحدہ علیحدہ انمول رتن

پہلا حصہ = "پوتر جیون"

دوسرا " = "چرم بجیو گوشٹ"

تیسرا " = "نچھتر پربت گوشٹ"

چوتھا " : "سم درشن یوگ"

پانچواں حصہ : "سمتا استتی یوگ" (ہندی دا...

کا دوسرا بھاگ

"سمتا ندھان"

چھٹا حصہ : "سمتا سار یوگ" (اردو) ان سب

ملنے کا پتہ: شری میاں بالو او ر کے آر ایم دیویال جی مہا سمتا کالا گجراں ضلع جہلم (۲) بنات

معرفت سیٹھ کیسری تلوکچند راولپنڈی صدر بازار (۳) سمتا سماج جیاری بسیا کشمیر

سیوک رام کشن دینا نانک مہاجن (۴) ویر راجا رام ڈاکٹر لاہور

بھیشم

اخلاقی اور روحانی اپدیش

سمتا نیتی یعنی "پرمارتھ سار"

دوسرا بھاگ سمتا سار یوگ

مصنفہ
شریمان پوجیہ یوگ شری ننگلی مہاتما منگت رام جی
مہاراج جی شبھ استھان گنگوٹھیاں ضلع راولپنڈی

دیباچہ

ستناتن اور چیتن شبد انادی ہے۔ ستناشکتی ہر ایک ذرے ذرے کو اپنے پرکاش سے زندہ کر رہی ہے۔ چیونٹی سے لیکر برہمانڈ تک جو ست نت بھاس رہا ہے۔ استھاور جنگم پداردوں کھانی میں جس کی لازوال طاقت کام کر رہی ہے جس تتو سے کل برہمانڈ کا نظام چل رہا ہے۔ اس طاقت کی پوجا۔ عبادت۔ ستیافت کیا ہے۔ اور کس طرح کی جاتی ہے۔

اس مہان گرنتھ "ستنام سار یوگ" کے دوسرے بھاگ ستنامیتی میں شری ستگورو مہاتما منگت رام جی مہاراج نے ست اپدیش دوارہ جگیاسوؤں کیلئے آسان سادھن بتلائے ہیں۔ جو کہ عوام کے وہموں کو دور کر کے اصلی بھگتی کی طرف راغب ہو تعلیم کرتی ہے۔ جو کہ سناتن دھرم کی اصلی بنیاد ہے۔ یہ سادھن کسی گرنتھ کسی پران کتب وغیرہ سے نہیں لئے گئے یہ ستیانبھی زمانے کی حالت کے مطابق آسان تعلیم ستیانبھی اچھاران فرماکر عوام کی بہتری کیلئے گورو جی نے فرمائی ہے۔ تاکہ ہم جیسے تچھ بدھی والے بھی الما [illegible]

طرح سمجھ کر اپنے دھرم کرم میں پورے اُترنے کی کوشش کریں۔ دھرم کی راہ پر چلنا
ایک خوشی ہے۔ نہ کہ غمی کو دینے والی ہے۔ یہ ہی سادھن اور اپدیش سب بزرگوں
پیرنبیوں۔ اوتاروں اور پیغمبروں کی تھیں۔ لیکن زمانہ کی تازہ نئی روشنی ہوا
نے لوگوں کے دلوں کو اُس کی ہستی سے منکر کر دیا ہے۔ یہ آئے دن لوگ جیوں
جیوں خوشی کو دنیا کے پدارتھوں میں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تیوں
تیوں اتنی دکھ کو اٹھاتے ہیں۔ کسی چیز میں اصلی اور سچی خوشی نظر نہیں آتی
اُس سچی خوشی کو پانے کیلئے کن چیزوں کے تیاگ اور ویراگ کرکے اور ابھیاس
کرکے جیو خوشی کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اِس سمتا نیتی میں دیکھئے۔ پہلے
اُپدیش میں سمتا گیان کا پورن سادھن بتایا گیا ہے جس کر کے گیان حاصل
ہوتا ہے۔ پھر دوسرے اپدیش سمتا سادھن سار کو ملاحظہ فرماویں۔ تیسرے اُپدیش
میں آستک اور ناستک پن کا وچار ظاہر ہے۔ چوتھے اپدیش سے لے کر آٹھویں
اپدیش تک آتمک اُنتی کے مُکھ سادھن بتائے گئے ہیں۔ اور اُن پر پوری
پوری تشریح کرکے بتلایا گیا ہے۔ کہ کس طرح جیو شانتی کو حاصل کر سکتا ہے۔
آگے نانویں اُپدیش میں تیرتھ یاترا سدھانت پر روشنی ڈالی ہے۔ دسویں
اُپدیش میں دان کے اصلی سدھانت کو ظاہر فرمایا ہے گیارہویں سنہری اپدیش

ہیں اصلی مورتی پوجا پر اپنے پوتر خیالات ہند کیے ہیں جو جہالت کو دور کرنیوالے ہیں
اور ست نت کو روشن کرنیوالے ہیں۔ بارھویں اُپدیش ہیں دیوی دیوتاؤں اور
گرمیوں کی پوجا پر پوتر وچار مکھار بند سے اچارن کئے ہیں۔ تیرھویں اُپدیش
ہیں پربت وپنتر کا مہاتم کو پورے طریقہ سے فرماکر گھور اندھکار پرستی کو دور
کیا ہے۔ جو صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ چودھویں اپدیش ہیں آپ نے دھرم
اُپدیشک کیسے ہونے چاہئیں۔ کن کو حق حاصل ہے جو دھرم کا پرچار
کر سکتے ہیں۔ یہ سب ہدایتیں اور اُپدیش آپ نے مختلف مقامات پر تپ کے
دوران میں مکھار بند سے اچارن فرمائے آپ نے
داس بالو امولک۔ جی کو لکھنے کی سیوا بخشی اور اس عاجز داس کو بھی چرنوں
میں جگہ دیکر تحریر کرنے کا شرف بخشا۔ یہ نتی اصول ہر ایک پریمی کو دھارن کرنے
لازمی ہیں۔ خواہ کسی مذہب کا ہو۔ ہر ایک کیواسطے ضروری ہیں۔ ان کے بغیر
زندگی زندگی نہیں۔ آپ پڑھیں۔ اور دوسرے پریمیوں تک اس آواز کو پہنچاؤ
اور خود عمل کرنیکی کوشش کرو۔ یہ کسی مذہب کیلئے نہیں ہر ذن دھرم اس نیتی
پر چلکر ہی خوشی کو حاصل کریں ان کے بغیر آئندہ زندگی خطرے میں ہے۔ فقط الشیور
ست ہے۔ اور اسکی یاد پرم شانتی کو دینوالی ہے۔ ستگورو چرن نواسی
اُبھگت سیوک داس۔ بنارسی داس کھنہ

بھیشم سمتا آپار شکتی لیر پرادھار

اوم برھم نشیم نرنکار احیما ادویت پرکھا نسر وباپک

کلیان مورت پرمیشورائے نمستنگ

سمتا نیتی

پہلا ایڈیشن

سمتا گیان کا پورن سادھن

(۱) سم سروپ جو برھم شبد آتما دی ہے اور گھٹ گھٹ و یاپ رہا ہے اُس کا وشواس سمرن گیان - دھیان میں نیچلتا حاصل کرنی ممتا روپی اندھکار کو ناش کرنا اور ہر گھڑی ہر لمحہ اپنے من کو سمتا شانتی کی طرف راغب کرنا سمتا کا سار سادھن ہے

سمتا یوگ یعنی سُرت شبد کی ابھیتا

(۲) مکھیہ نیم - (۱) سداچاری جیون - تنیہ سادگی سیوا - ست سنگ - ست سمرن کو دھارنا -

دُوسرا نیم - سمرن یوگ کا ابھیاس (۱) ست وشواس - پریم انوراگ (۲) شریر کے بھوگوں سے تیاگ -

تیسرا نیم :- شبد پراپتی یعنی دھیان یوگ - (۱) کرم پھل کا تیاگ یعنی نشکام کرم سادھنا (۲) باہر مکھی کا تیاگ - (۳) شبد میں استھت ہونا

(۳) بھیتر راج یوگ کی سادھنا کے اور میں اندھ وشواس کا تیاگ کرنا یہ سمتا بدھی کا ست وچار ہے

(۴) ایشور سمرن - گیان - دھیان - ست سنگ - پراپکار کو مکھ دھرم جان کر ہر وقت دھارن کرنا - یہ سہج یوگ سمتا کا ست نیم ہے -

(۵) ہر ایک مذہب کے رہنما کی عزت کرنی اور اُن کے شدھ جیون کا آدرش دھارن کرنا - اور اپنی آتمک اُنتی کرنی - یہ سمتا کا ست سنگ ہے

(۶) دُنیاوی رواج یعنی شادی و موت کی ریتی بالکل سادہ دارن طریقے سے عمل میں لانی چاہیئے کیونکہ یہ سوارتھ کرم کا زیادہ پرپنچ پھیلا ہوا یعنی ایشوری وشواس کو ناش کر دیتا ہے۔ جس سے سمتا بدھی ملین ہو جاتی ہے۔ اور جیو پرم دُکھی ہوتا ہے۔

(۷) جتنے بھی۔ غمی خوشی کے کارج کرنے پڑیں اُن سب میں پہلے ایشور کی مہماں کا اُچارن کرنا لازمی ہے۔ اور کبھی دیوت کی پوجا کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ جیو کا تعلق ایشور کے ساتھ ہے۔ ایشور ہی رکھیک اور آدھار ہے۔ اِس واسطے اُس پرم شکتی کا بھروسا رکھنا چاہیئے اُسی کے نمت سب کرم کرنے لازمی ہیں فقط۔

دوسرا ایڈیشن

سمتا سادھن سار

(۱) اخلاقی زندگی کا سدھار (۲) روحانی زندگی کا سدھار۔

(۳) دیش کا سدھار

اخلاقی زندگی کے سدھار کے نیم

سادگی۔ ستیہ۔ سیوا۔ ست سنگ۔ ست سمرن۔

روحانی زندگی کے سدھار کے نیم

(۱) ست پرشوں کے جیون کا صحیح وچار (۲) نشکام ایشور بھگتی

(۳) نشکام گورو بھگتی (۴) نشکام دیش بھگتی۔

دیش سدھار کے نیم

(۱) خیالات کی ایکتا (۲) وچار کی ایکتا (۳) کوشش کی ایکتا

(۴) سب مذہبوں میں ایکتا۔ ست سنگ۔ دھرم نیتی اور راج نیتی کو قایم

کرنے والا ہے اس واسطے ست سنگ کو قایم کرنا لازمی ہے۔

(۵) نمائیشی زندگی کو بالکل تیاگ کر دینا چاہیئے اور عملی زندگی کو دھارن کرنا چاہیئے۔

(۶) دیش کی جاگرتی اور دھرم کی جاگرتی میں تن من دھن سے سیوا کرنی لازمی ہے۔

(۷) نمائیش گاہوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہر گھڑی اپنے آچار کو شدھ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۸) ہر وقت ٹھوس کام دھارن کرنا چاہیئے۔ جماعت میں ایکتا دھرم پرچار میں ہر طریقہ سے قربانی کرنی چاہیئے۔ ہر ایک مذہب کے ریفارمر کی زندگی کا وچار کرنا چاہیئے۔ جس سے تعصب یا دمباد ناش ہو جاتا ہے۔

(۹) اپنا جیون سدھار۔ پر کی سیوا۔ فضول خرچی کا تیاگ۔ نشی چیزوں کا تیاگ۔ سمتا کی روشنی جو ہندو دھرم کی بنیاد ہے ہر وقت ہردے میں دھارن کرنی چاہیئے۔ اس سے جیو کو لوک اور پرلوک میں شانتی ملتی ہے۔

تیسرا اُپدیش

آستک و ناستک پن کا وِچار

(۱) ست سروپ کا وشواسی، ابھیاسی ہونا آستک پن ہے۔
اس کے سلاوہ اور کوئی سادھنا کرنی ناستک پن ہے

(۲) گرنتھوں کی پوجا، پرتیما، وبھوت دیوتروں کی پوجا، آدرش کے بغیر مورتی کی پوجا ناستک پن کو پرگٹ کرتی ہے۔ یعنی ایشوری وشواس کو ناش کر دیتی ہے۔ سنشے وہم اور بھے کو پرگٹ کر دیتی ہے۔

(۳) جس پستک میں آتم سروپ یعنی برہم شبد کے بغیر سنشے یکت اور حالات لکھے ہوں۔ وہ پستک بھی وہم اور بھرم کے بنیدہ والی ہے۔

(۴) جس پستک میں پرکرتی یعنی شریر اور آتما کا نرنہ نہیں۔

آتما کی ہستی کا وچار بھی نہیں۔ اِسکے علاوہ اور کئی جنتر منتر لکھے ہوں۔ وہ
پُستک بھی دھرم کو ناش کرنیوالی ہے۔ اور ہستی سے مُنکر کر دیتی ہے۔

(۵) جِس پُستک میں گیانی پُرشوں کے چرِتر ہوں اور اُپدیش ہوں۔ وہ اُستک دھرم کو پرکاش کرنے والی ہے اور آستک بناتی ہے۔

(۶) جِس دھرم پُستک کا مطالعہ کیا جاوے۔ وچار اور عمل نہ کیا جاوے۔ اُس سے ناستک بُدھی ہو جاتی ہے۔

(۷) آستک ناستک ہونا بُدھی پر منحصر ہے۔ نہ کہ زبانی وچاروں سے اگر یہ بھی آتم شکتی کو چھوڑ کر اور کئی بھاوناؤں کو دھارن کرنے یعنی گہیوں بھوت پریت اور کئی دیوی دیوتاؤں کی مُعتقد ہو جائے۔ وہ ناستک بُدھی ہے یعنی ہر وقت بھرم میں گرفتار رہتی ہے۔

(۸) شریر اور آتما کا وچار کرنا اور ساعی کرنی۔ آتم وشواسی ہونا۔ یہ آستک پن ہے جس سے دھیہ کے وکاروں کو چھوڑ کر آتم استھتی کو پراپت ہوتا ہے۔

(۹) آتم سمبندھی جو وچار ہووے۔ وہ آستک کرنے والا ہے۔ مادے کی پوجا یا سادھنا ناستک پن کو دینے والی ہے۔

(۱۰) آتما ہی آنند ہے۔ ست ہے سرب الشیور ہے۔ گھٹ گھٹ ویاپک ہے تین کال سم سروپ ہے۔ اسواسطے اس جیون شکتی کا وشواسی ہونا آستک پن ہے۔ اس کے بغیر اور طاقتوں کا معتقد ہونا ناستک پن ہے

(۱۱) اصلی گورو وہ ہی ہے۔ جو آتم وشواس دکھلاوے اور آتم سِدھی کا جتن سکھلاوے۔ اصلی گیان آتما اور شریر کا ہی ہے۔ جو سب بھرم اور وہم کو ناش کرتا ہے۔ اس کے بغیر سب بھرم جال ہے۔

(۱۲) آتم وچار سمبندھی جو لیکچر اُوپدیش سنگ ہووے۔ اور جو سادھو مہاتما آتم وچار ابھیاس سنجگت ہووے۔ وہ ہی دھرم کو پرکاش کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ جو جادو جنتر۔ مڑی مسان اور انیک دیوی دیوتاؤں کا وچار پھیلاتے ہیں۔ وہ سب پاکھنڈی خود غرض اور دھرم کو ناش کرنیوالے ہیں۔

(۱۳) جو آتما کو ساکشی سمجھ کر ست کرم کرتا ہے۔ اور سب آگیا بیں دیکھتا ہے۔ وہ ہی آستک ہے جو مان مد کو دبا کر ہر وقت سوارتھ میں مستغرق رہتا ہے اور کسی طریقہ کے مفر سادھن کرتا ہے۔ وہ ملنگ ہے اور پاکھنڈی ہے۔

(۱۴) آتم تت کا جاننا اصلی گیان ہے۔ اور آتم تت سے منکر ہونا اصلی ناستک پن ہے۔ جو آتم اُنتی کا جتن کرتا ہے۔ وہ ہی آستک ہے۔ جو پرشارتھ کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کے آسرے رہتا ہے۔ وہ ہی ناستک اور اگیانی ہے۔

(۱۵) ہر ایک مہا پُرش کی زندگی کا آدرش دھارن کرنا آستک پن کو دینے والا ہے۔ اور آدرش کو چھوڑ کر جو شخص وجود کی پوجا کرتا ہے وہ ہی ناستک ہے اور کبھی بھی مایا کے چکر سے چھوٹ نہیں سکتا۔

(۱۶) آتم پوجا آتم گیان۔ آتم دھیان کو دھارن کرنا ۔ اصلی آستک پن ہے۔ اسکے علاوہ اور دھارنا کرنی اندھ وشواس ہے اور مندھ گتی کے دینے والا ہے۔

فقط۔

سماپت ۔ آستک و ناستک پن وچار ۔

چوتھا اپدیش

آتمک اُنتی دھرم کا یتھارتھ سروپ

آتمک اُنتی کے مکھ سادھن

(۱) سادگی (۲) ستیہ (۳) سیوا (۴) ست سنگ (۵) ست سمرن

پہلا سادھن سادگی

بچن (۱)۔ اس دُنیا میں یہ جیو شانتی کی خاطر آیا ہے۔ اور ہر وقت شانتی کی تلاش کر رہا ہے۔ مگر اگیان وس ہو کر اپنی اندریوں کا غلام ہو کر بجائے شانتی کے اَت ہی سنکٹ کو پراپت ہوتا ہے۔ اس طرح ہر ایک مانش مات پِتا آدک اس گرہستادی میں بے زار اور بے فکر ہیں اور اپنی جھوٹی کامنا کو پورن کرنے کی خاطر رات دن لگے رہتے ہیں۔

آخر پھر دُنیا سے رنج ہی لے کر جاتے ہیں۔ یہ کھیل ایشور کا اَسچرج ہے۔

(۱۲) اِس دُنیا کے اسچرج کھیل کو دیکھ کر بڑے بڑے دانے بینے لاچار ہو رہے ہیں کسی وقت شانتی کو نہ پا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی شانتی کا کوئی مقام دکھائی دیتا ہے جس چیز سے اَدھک پیار کیا جاتا ہے۔ اس کی جدائی میں وہ ادھک دُکھ پاتا ہے۔ مگر باوجود سب کچھ جاننے کے بھی پھر بھی اپنی غفلت سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اور اس دُنیا سے اشانت ہو کر جاتا ہے۔

بچن (۱۳) اس ہی بڑے عذاب کو محسوس کر کے بدھیمان پُرشوں نے اصلی خوشی کی تلاش کی جس کو حاصل کر کے ہمیشہ کے واسطے شانت کو پراپت ہو اور لوگوں کو بھی اَبدی خوشی کا راستہ دکھلایا۔ اُسی کا نام دھرم یا ایمان

(۱۴) اُس دھرم یعنی اصلی خوشی کا سادھن بہت سے طریقوں میں گُنی پُرشوں نے بیان کیا ہے۔ مگر سب سے مکھ سادھن اُوپر کے ان پانچ نیموں کو دھارن کرنا آسان اور جلدی کامیابی دینے والا ہے جب تک ان پانچ نیموں کو دھارن نہ کیا جاوے کبھی بھی اصلی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا خواہ کتنی بڑی بڑی کوشش کیا نہ کرے

(۵) بڑی سے بڑی تپسیا یا بندگی یہ ہے کہ اپنی خواہشوں پر قابو پایا

بڑی سے بڑی نادانی اور بدبختی ہے۔ کہ خواہشوں کا غلام بننا۔ یہ ایک بڑا عذاب اس جیو کو لگا ہوا ہے جس سے ہر وقت کسی چیز کے پراپت ہونے پر تتھا دیوگ ہونے پر بھی مصیبت میں گرفتار رہتا ہے۔ اسی کو آواگون یعنی بھرمنا کہتے ہیں۔

بچن (۶) جب تک اسی اپنی کمی کو پورا نہ کرلے یعنی پورن سنتوکھ کو نہ پراپت ہو جاوے۔ تب تک کرم جال سے رہائی نہیں ملتی۔ اس ہی قید سے رہائی پانے کا نام مکتی یا الٹ ورپراپتی ہے۔

(۷) سب سے بڑا عذاب جیو کو یہ ہی ہے۔ کہ جھوٹی چیز کو ست مان کر اس کے بھوگ میں سکھ جانتا ہے۔ مگر وہ چیز ناش ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ سکھ۔ دکھ سروپ ہو جاتا ہے۔ اس ہی سلسلے میں ہر ایک دن رات لگا رہتا ہے۔ مگر شانتی کو پراپت نہیں ہوتا الٹا کئی ہی خواہشوں کی غلامی میں آکر دکھ پاتا ہے۔

(۸) اس مایا کے جال سے چھوٹنے کے واسطے یہ مانش کی زندگی ہے جس میں انیک ذریعے اختیار کر کے اپنی روح کو پاک کر کے اپنی اصلی مقام کو حاصل کر لیوے۔ جس نے مانش کی زندگی دھارن کر کے بھی اس روگ

کی مخلصی کی خاطر جتن نہیں کیا وہ محض لٹّو اور نادان ہے۔ آخر اپنی غلطی کا معاوضہ پانے میں بہت پچھتائے گا۔

بچن (۹) پہلے جھوٹی چیز کو ست مان لینا۔ اور اس کی محسوسات کو دھارن کرنا۔ پھر اس کی خواہش کی گرفتاری میں آجانا۔ پھر اس کی پراپتی پر خوشی اور غمی کو محسوس کرنا یہی ایک بڑی قید ہے جس میں ہر وقت بے چینی رہتی ہے۔ تمام دنیا اس مجبوری میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور اندر سے آتما لاچار ہو رہی ہے۔

بچن (۱۰) وہی اصلی دانش ہے جس نے اپنی روح کا علاج کیا۔ اور اس عذاب سے مخلصی حاصل کی اس کی زندگی سورج سے بھی زیادہ منور ہوئی ہے۔

بچن (۱۱) اصلی خوشی جو ہمیشہ دائم قائم رہنے والی ہے۔ اور تمام فروعات سے بالاتر ہے۔ وہ آتم شکتی یعنی سنسار کی جو زندگی ہے۔ ہر ایک قالب کے اندر چمک رہی ہے۔ ذرہ ذرہ اس کی طاقت سے کھڑا ہے۔ اسی کو مرکز یا مقدار الشعوری شکتی کہا گیا ہے۔ اسی طاقت کو حاصل کرنے سے اس گھر عذاب سے جیو نجات ہوتا ہے۔

بچن (۱۲) اندر تو سب کے وہ طاقت موجود ہے مگر جیو اس کو پہچان نہیں سکتا

کیونکہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری اس کو اِدھر اُدھر بھٹکاتی رہتی ہے جس وقت اپنی خواہشوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اُس وقت اپنے اندر ست آنند کو پراپت ہو جاتا ہے۔ پھر تمام قیدوں سے رہائی پا جاتا ہے۔ اُس حالت کو پرم دھام یا معراج کہا گیا ہے۔ سب کا آخری انجام وہ ہی جگہ ہے یعنی اپنا ستسروپ جو ہمیشہ خوشی اور پورن ہے۔ ہر ایک مانش کو اسی کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ ہی اس زندگی کا پھل ہے۔ اگر اسکو حاصل نہیں کیا تو انت کو نراس ہی دنیا سے چلا جائے گا۔

"(۱۳) اصلی کوشش کو دھارن کرنا اصلیت کی تحقیقات کرنی اس مانش زندگی کا مشن ہے۔ سبکو اپنی عافیت کا وچار کرنا چاہیئے۔ اور اِس عذاب سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے

"(۱۴) خواہشوں سے ایکدم کوئی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اسواسطے پہلے غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانا چاہیئے۔ غیر ضروری خواہشیں جیو کو اتی کلیش دینے والی ہیں۔ غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانے سے نجات کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ یعنی نیک کرم آدمی پرم گنوں کو دھارن کرنیکی کوشش کرتا ہے جیوں جیوں نیک کرم کرتا ہے۔ تیوں تیوں خواہش کی آگ کم ہوتی جاتی ہے

اور حالت بے خواہشی یعنی پریم کی زندگی پراپت ہوتی ہے۔

(۱۵) غیر ضروری خواہشوں پر قابو پانے کے بڑے زبردست نیم صرف یہ ہی ہیں۔ سادگی۔ تپیہ۔ سیوا۔ ست سنگ۔ ست سمرن وغیرہ ان کی دھارنا سے جیو اپنے آپ پر قابو پانے کی شکتی پیدا کر لیتا ہے۔ یہ ہی حالت مالش زندگی کا سار ہے۔

(۱۶) جو آدمی ان نیموں کے اُلٹ چلتا ہے۔ وہ اپنی ناجائز خواہشوں میں آکر ہر جگہ ذلت وخواری پاتا ہے۔

(۱۷) سب مذہبوں کے رہنماؤں کا مقصد یہ ہی تھا کہ جیو اس وان سنسار میں آکر اصلی خوشی کو حاصل کر لیوے۔ مگر اُن کے پیچھے جو چلنے والے ہوئے۔ اُنھوں نے صرف یادسیاد کو حاصل کرنا ہی سیکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں اشانتی ادھک ہوگئی۔ کیسی ہی نیک آدمی کو اُن کی اصلیت سمجھا پڑیگا۔ کہ جسطرح اُن بزرگوں نے نیک عمل وسادھن کرکے راحت ابدی حاصل کی اُسی طرح مجھ کو کوشش کر کے شانتی کی تلاش کرنی چاہیئے۔ وہ ہی انسان اصلی مقصد کو جاننے والا ہے۔ اس کے بغیر سب جہالت اور خودغرضی کا مقام ہے۔ اصلیت کی تحقیقات کرنا سب کا فرض ہے۔

محض بزرگوں کی بزرگی سے نجات نہیں ملتی جب تک کہ اپنے اندر وہ نیک اصول نہ دھارن کئے جاویں۔

بچن (۱۸) سب سے پہلا نیک اصول یہ ہے سادگی اس اصول کے دھارن کرنے سے بالشٹ بہت غیر ضروری خواہشوں پر قابو پایا جاتا ہے۔ اور نرمل بدھی سے اصلی خوشی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

" (۱۹) لباس خوراک اور وچار کو سادہ کرنے کا نام "سادگی" ہے۔ ان تین عادتوں کی گرفتاری میں یہ جیو لاچار رہتا ہے۔ اسواسطے "سادگی" کو دھارن کر کے ان سے نجات حاصل کرنی چاہیئے۔

" (۲۰) لباس سادہ سے پریم بڑھتا ہے۔ عاجزی آتی ہے۔ تمیز اور ادب حاصل ہوتا ہے۔ اور تھوڑی آمدن پر گذارہ چل سکتا ہے۔ ضرورتوں کی نیاوتی پاپ کرنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ سادگی کے دھارن سے اس اندیشہ سے چھوٹ جاتا ہے۔ سادگی ہی جیون ہے۔ عیاشی مرتیو ہے۔ سادگی سے من وچاروان ہوتا ہے۔ اپنے بھلے برے کو اچھی طرح سوچ سکتا ہے۔ سادگی دیوتاؤں کی دھارنا ہے۔ نمائشی زندگی راکھشوں کی دھارنا ہے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سادگی کے جیون کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اصلی

خوشی کا راز اس میں ہی ہے۔

" (۲۱) خوراک زیادہ کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ بدھی نرمل ہوتی ہے اور من کی واسنا پر قابو پانے کی شکتی پرگٹ ہوتی ہے جس کی خوراک سادہ نہیں۔ یعنی ماس شراب اور دیگر منشی چیزوں کا عادی ہے۔ وہ کبھی بھی اصلی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا۔

" (۲۲) وہ چیز کبھی بھی کھانی نہیں چاہیے۔ جس سے بدھی پر برا اثر پڑے بدھی کے برے اثر کا یہ معنی ہے۔ کہ ست اَست کا وچار نہ رہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ ایسی چیزیں کھانے سے طاقت بڑھتی ہے۔ وہ محض نادان ہیں۔ سب سے بڑی طاقت اس دیہہ میں بدھی یعنی عقل کی ہے اگر عقل پر چھایا یا غفلت کی آجاتے تو کوئی بھی دیہہ کا پرزہ صحیح کام نہیں کر سکتا۔

" (۲۳) سب ودیا کی سار اور نیک بزرگوں کی ہدایت یہ ہی ہے۔ کہ اپنی بدھی کو نرمل کرو جس سے بڑے آئیڈیل کو پا سکو گے۔

" (۲۴) جس کی خوراک سادہ نہیں وہ کبھی بھی سچائی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ ماس شراب اور منشی چیزوں کے استعمال کرنے سے کرودھ اور غصہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ خود غرضی میں آکر برے سے برے اپنا چار کو دھارن کر لیتا ہے

بچن (۲۵) چترائی کا نام عقلمندی نہیں ہے۔ جو کہ ایسی خوراک کھانیوالوں کے اندر اکثر ہوتی ہے۔ یہ جہالت اور من مکھتا ہے۔ عقلمندی حق اور ناحق کی پہچان کا نام ہے۔ جس سے جیو کو اصلی خوشی ملتی ہے۔

" (۲۶) خوراک اور لباس کا اثر من پر بہت پڑتا ہے۔ اسواسطے انکی سادگی نہایت ضروری ہے۔ جو کہ اصلی خوشی دیتی ہے۔

" (۲۷) وچار کی سادگی یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے نہ کپٹ ہو کر وچار کرنا۔ دل میں بغض نہ رکھنا سادھارن گفتگو کرنی جس میں کچھ واد نہ ہووے۔ اور بچن سوچکر کے اچارن کرنا۔ اس سے اپنا من شانتی پکڑتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھ ملتا ہے۔ اور بہت عذابوں سے رہائی ملتی ہے۔

" (۲۸) سادگی کا نیم اصلی زندگی کی بنیاد ہے۔ اسواسطے اگر کوئی اپنے گناہوں سے مخلصی چاہے یا راحت ابدی کی تلاش کرے پہلے سادگی کو درڑھ وشواس کرکے دھارن کرے۔ کیونکہ سب پاپوں کی جڑھ نمائشی زندگی ہے۔ اس نمائشی زندگی سے آچار وچار بالکل نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور مالش کے اندر گھور اندھکار چھا جاتا ہے۔ جس سے پھر کسی صورت میں بھی اپنے من پر قابو نہیں پا سکتا۔

" (۲۹) اصلی خوشی اور پریم کا مرکز سادگی ہی ہے۔ جیسے دل وجان سے

دھارن کی وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی خوشی کو پراپت ہوا - اور اپنے اصلی انجام کا مالک بنا - اصلی دھرم کی بنیاد یہ سادگی ہی ہے -

(۳۰) جتنی کھانے اور پینے کی گرفتاری میں رہے گا اتنا ہی اشانتی کو پائے گا - اس واسطے یہ وچار کرنا چاہیئے کہ اعلےٰ سے اعلےٰ کھانا کھانے سے بھوک کا عذاب تو دور نہیں ہوتا اور نہ ہی اعلےٰ سے اعلےٰ پوشاکیں پہننے سے دل کی خواہش پوری ہوتی ہے - آخر بھوکا اور ننگا ہی جاتا ہے - اسلئے زندگی میں ہی اپنی عادت پر قابو پانا چاہیئے - سادگی کو دھارن کرنا چاہیئے - جس سے سب پاپوں سے چھوٹ کر اصلی شانتی کو پراپت ہو سکے -

(۳۱) خواہشات رُوپی اگن ہیں یہ اندریوں کے بھوگ گھرت سمان ہیں - جیوں جیوں کوئی بھوگ بھوگتا ہے خواہش کی آگ میں لاچار ہوتا جاتا ہے - بنا وچار کئے کبھی بھی اس عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا -

(۳۲) اپنی بدھی کو قائم کیلئے نیک وچار دھارن کرنا چاہیئے جس سے بے قراری اور بیقراری سے نجات ملے - یہ ہی سامان اس زندگی کو پوتر کرنے والا ہے - جو وچار سے ہین ہے - وہ کبھی بھی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا

فقط پہلا سادگی سادھن سماپت ہوا

پانچواں اُپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھ دُوسرا سادھن ستیہ

بچن (۳۳) ست کے معنی یہ ہیں جو چیز ہمیشہ دائم قائم ہے۔ اسکی تلاش کرنی۔ اُس کی کوشش اُس کے مطابق اپنے جیون کو بنانا۔ ہر ایک بات کو صحیح وچار کرنا ہر ایک بات کو صحیح عمل میں لانا یہ ست کا سروپ ہے جب تک ست کی تحقیقات نہ کی جاوے تب تک کبھی کبھی خواہشوں سے عبور نہیں پا سکتا

بچن (۳۴) اپنا بول تول ہر پہلو میں سچا رکھنا یہ ست کا سروپ ہے۔ جو دل میں بات ہووے۔ وہ زبان سے کہنی یہ ست کا سروپ ہے۔ سچائی کی

خاطر ہر لمحہ اپنے پاپوں سے مُکتی حاصل کرنی یہ ست کا سروپ ہے۔ ست ہی سادھن ہے۔ ست ہی دھرم ہے۔ ست ہی شانتی ہے۔ اسواسطے ستیہ کی تحقیقات کر کے عمل میں لانا ہی اصلی بندگی اور ریاضت ہے جب تک سچائی کی تلاش نہ کرے تب تک کبھی بھی اس دُنیا کے جال سے رہائی نہیں پا سکتا۔

بچن (۱۵۳) سب سنسار متھیا ہے ست ایک اٹل ثبوت ہے۔ اس وشواس کو دھارن کرنا ست کی اصلی پوجا ہے۔ ناش وان دُنیا کے دُکھ سے سچائی کی تلاش سے نجات ملتی ہے۔ جو آدمی ست وادی نہیں وہ اپنی عقل کا چور اور مکار ہے وہ کبھی بھی راحت کو حاصل نہیں کر سکتا۔

بچن (۱۵۴) ست کے سادھن سے نڈرتا اور پریم حاصل ہوتا ہے۔ سب زندگی کا معراج ست کی تلاش ہے۔ ست کا وچار۔ ست کی کوشش ہی ہے جس کے اندر ایسے جذبات نہیں آئے۔ وہ ہمیشہ کے واسطے دُنیا میں ترساں رہتا ہے۔ ست کا سادھن ہی مول دھرم ہے۔

رر (۱۵۵) بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست وِشواسی ہونا چاہئے۔ جو آدمی ست کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ ہی بڑا اپدیشٹر اور گیانی ہے۔ ست کا سادھن بہت مشکل ہے۔ جب تک اپنی عقل پاپوں کی گرفتاری میں ہے۔ تب تک کبھی بھی

ست کے سروپ کو انوبھو نہیں کر سکتا۔

بچن (۳۸) ست کے دھارن سے ہیل، سنتوکھ اور دھارنا، پریم اور سمتا پراپت ہوتی ہے۔ جو آت ہی وکاروں کو ناش کرنے والی ہے۔ یہ ہی گن مکتی کے دینے والے ہیں۔

〃 (۳۹) جس کے اندر ست وشواس نہیں ہے۔ وہ کپٹ مان مدھ۔ ایرکھا دویش۔ لوبھ۔ اور موہ کی اگن میں جلتا رہتا ہے۔ یہ ہی حالت اصلی جہالت ہے جس سے جیو بہت کلیش وان رہتا ہے۔

〃 (۴۰) بڑی کوشش کر کے ست دھارن کرنا چاہیئے۔ کسی لمحہ بھی اپنی عادت کی گمراہی میں نہیں آنا چاہیئے۔ یہ ہی اصلی خوشی ہے۔ اور سب دھرم کی بنیاد ہے۔

〃 (۴۱) اپنے سوبھاؤ پر اٹل رہنا چاہیئے خود غرضی کے دامن میں آکر پھیلنا نہیں چاہیئے۔ دل کی سیاہی تب ہی دور ہو سکتی ہے۔ ست ودیا کی سار ست ہی ہے۔ اگر تم ست کو دھارن کر لو۔ اور گہری ست کوشش کرو تب تم ...

〃 (۴۲) غیر ضروری خواہشوں سے مجبور پا جاتا ہے۔ جو ست کو عادی ہے۔ اور وہ ہی ہر وقت اپنے دل مالک ہے۔ اور وہ ہی اپنے اندر اپنی عفلت پر

پچھتاپ کرتا ہے۔ اور وہ ہی بدھیمان پُرش اصلی شانتی کو پا سکے گا۔

بچن (۴۳) ست ہی زندگی ہے۔ ست ہی ایشور ہے۔ ست ہی گیان ہے ست ہی دھیان ہے۔ ست ہی معراج ہے۔ بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست کے میدان میں چلو۔ راستے میں نا ہنر بڑے ہیں۔ جو ایکدم گمراہ کرنیوالے ہیں۔

" (۴۴) اس دنیا میں اصلی خوشی کا مقام ہی ست کا آچرن ہے۔ جو اس ست کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ تمام سنشئوں سے مکتی حاصل کرتا ہے اور اپنے اصلی جیون کو پا لیتا ہے۔

" (۴۵) گوروؤں کی ہدایت گرنتھوں کا وچار اوتاروں اور پیغمبروں کا معجزہ یعنی سدھی بہت ہی ہے۔ اسواسطے اس دھارنا کو دھارن کرنا ہی اصلی دھرم ہے۔

" (۴۶) ست ہی کی کھوج اصلی کوشش ہے۔ ست کا وچار ہی اصلی خوشی اور آنند ہے۔ ست کا اُچارن کرنا ہی اصلی جیت ہے۔ جو ست وچار۔ ست کی کوشش اور ست کا بول۔ تول دھارن کرتا ہے وہ ہی اجیت پُرش دنیا میں مانا گیا ہے۔ سب دنیا اس کی خدمت گذار ہے

اور وہ ہی ایشور پرست اور حق پرست ہے۔ اپنی زندگی کو زندہ کرنا یہی ست کا سادھن ہے۔

بچن (۴۷) سب جنم مانش کے اکارتھ ہیں۔ جس کے من میں ست وشواس۔ ست کی کوشش۔ ست کا وچار نہیں آیا۔ تپ جپ پُن دان اور کٹھن سے کٹھن تپسیا کا سار یہ ہی ہے۔ کہ من میں ست پیدا ہونا پیدا ہو جاوے اور ہر وقت ست کے سادھن میں مگن رہے۔ یہ ہی خوشی ہے اور نجات ہے۔

" (۴۸) جیوں جیوں ست کی تلاش کرتا ہے۔ تیوں تیوں جھوٹ کا حجاب دُور ہوتا جاتا ہے۔ سنشے شوک سب رفع ہو جاتے ہیں۔ مستقل مزاجی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس وقت بڑی کوشش کر کے اپنے من کو قابو کر لیتا ہے۔ وہ ہی کامل زندگی ہے۔ اُس نے ہی دُنیا کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور آنند لے کر دُنیا سے چلا ہے۔

" (۴۹) ست کی تلاش کسی خاص مذہب کی پابند نہیں ہے۔ ست کا سبق اندر سے قدرت خود دے رہی ہے۔ مگر جہالت سے پتہ نہیں لگتا۔ جس کو موت کا خوف ہے۔ وہ ہی ست کا سادھن کر سکتا ہے۔ سب مذہبوں کا مشن

ست کی تلاش ہے ۔ اسواسطے بادمیاد کو دور کر کے سچائی کی تلاش کرنی چاہیئے

" (۵۰) ہر وقت اپنی ضمیر کو سچائی میں راغب رکھنا چاہیئے کبھی وقت بھی اَست بھاونا نہ پیدا ہونے دیویں ۔ تب ست کا اصلی جذبہ ملتا ہے ۔ من اور اندریاں ہر وقت جھوٹ کی طرف گرفتار کرنیوالی ہیں ۔ اس واسطے نرمل بدھی سے نرمل وشواس سے ان وکاروں پر قابو پا کر ست کا عادی ہو سکتا ہے وہ ہی شورویر ہے جس نے اپنی عادت کو قابو کر کے ست کا ابھیاس کیا

" (۵۱) خود غرضی یعنی سوارتھ بدھی کو چھوڑ کر پرہت اوپکار میں جو وچرتا ہے ۔ وہ ہی ست کے اصلی آدرش کو پراپت ہو سکتا ہے ایسا نیک عمل کرتے کرتے اس کے اندر یکسوئی آجاتی ہے ۔ یکسوئی سے وہ اصلی آنند کو انوبھو کر لیتا ہے ۔ جو اصلی خوشی ہے

" (۵۲) جس نے دنیا کو ناپائیدار جانا ہے ۔ یقین کر کے اور اپنی غفلت کو کو چھوڑنے کی کوشش ہر وقت کرتا ہے وہ ہی ست کا متلاشی ہے ایک دن وہ اصلی خوشی کو حاصل کر لیوے گا ۔

" (۵۳) جو ہمیشہ من کی شکست کو دیکھتا ہے ۔ اور اس سے بڑا دکھی ہوتا ہے برے کرم سے وہ سچائی کو حاصل کر سکتا ہے ۔ وہ ہی نیک بخت اور جگیاسو ہے ۔

"(۵۴) ست کا سادھن کٹھن ہے۔ مگر اصلی خوشی اسی میں ہی ہے۔ اسلئے جو چیز انجام میں سکھدائی ہووے اسکو کوشش کر کے دھارن کرنا چاہیئے۔ سب زندگی کا سار سادھن یہ ہی ہے۔ کہ من ست وشواسی اور ست کرمی ہووے۔ اگر یہ مدعا حاصل نہیں کیا۔ تو اسکی زندگی سب اکارتھ اور دنیا کے جھگڑے میں ہی گذر گئی آخر سب امیدوں سے نراس چلا جاتا ہے۔

"(۵۵) سچے دھرم کا جاننے والا سچا ہر دکارمی اپنے بزرگوں کا ہے جنہوں نے اپنے من کو سچائی کی طرف لگایا ہے۔ وہ یکسان اپنے پورن آنند کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ست کی وشواسی زندگی ہے۔ ہر وقت کوشش کرو ست کے سادھن کی بالشن زندگی میں یہ ہی کوشش نجات کے دینے والی ہے۔

"(۵۶) سب دنیا کی طاقتیں ست کی آدھار ہیں۔ اپنے اپنے اصول پر پورن رہتے ہیں۔ اسواسطے بالشن زندگی کو دھارن کر کے ایسا ہی جیون اختیار کرنا چاہیئے یعنی اپنے ست نیموں پر قائم رہنا چاہیئے یہ ہی سادھن کلیان کے دینے والا ہے دنیا عذاب کا گھر ہے۔ کوشش کر کے اپنے من کے اصلی منورتھ کو پورن پائیں اور بزرگوں کی اصلی تحقیقات کا نتیجہ حاصل کریں۔ فقط برہم تیلیم۔ دوسرا سادھن ختم سماپت ہوا۔

چھٹا اپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھ

تیسرا سادھن "سیوا"

بچن (۵۷) یہ پرم سادھن الشیور شکتی کا پردھان نیم ہے جس کے دھارن کرنے سے جلدی ہی سب وکاروں سے چھوٹ کر پرماتما سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ سوارتھ بدھی یعنی خود غرضی ایک بڑا بھاری عذاب اس جیو کو ہے جس سے ہر وقت موہ کی اگنی میں جلتا رہتا ہے۔ اور آتماؤں کو دکھ دان کر کے بڑے سے بڑے اپدرو کرتا ہے۔ یعنی گھور پاپ کرتا ہے۔ یہی دشا نرک کا سروپ ہے اس نرک کا رسے چھوٹنے کے واسطے سیوا روپی دیپک اتی اتم دوائی ہے۔ جو گنی پرش اس نیم کے دھارن کرنے والا ہے۔ وہ سوارتھ اندھکار سے چھوٹ کر پرمارتھ آنند کو پراپت ہوتا ہے۔

بچن (۵۸) جیو کو ہر وقت تین پرکار کی کامنا بنی رہتی ہے۔ یعنی دھن تن من کے بھوگوں میں گرفتار رہتا ہے کسی صورت بھی شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا خواہ بڑے سے بڑے ایشوریہ کو پراپت کر کے بھوگ کرے۔ اس موہ میں دن رات مگن رہتا ہے۔ اور اپنے جیون کو پاپ یکت کر کے ناش کر دیتا ہے۔

بچن (۵۹) اس تین پرکار کی قید سے چھوٹنے کے واسطے سیوا روپی سادھن ادھک ہتکارتھ ہے سیوا کے دھارن کرنے سے ان سب پابندیوں سے چھوٹ کر ایشور پراپت ہو جاتا ہے۔ وہ ہی اصلی خوشی ہے۔

بچن (۶۰) دھن کی آشا وانی پرش کے اندر سے ناش ہو جاتی ہے یعنی پریم اور سیوا میں ترپت ہو جاتا ہے۔ پر کی سیوا پرم تیاگ اور بھگتی ہے۔ اِس نیم کے دھارن کرنے سے سب سنکٹوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

بچن (۶۱) نشکام سیوا ہی سیوا کا اصلی سروپ ہے۔ کامنا یکت جو سیوا ہے۔ وہ اندھکار کو بڑھانیوالی ہے یعنی موہ اور مان کی گرفتاری دینے والی ہے۔ اس کھوٹی دھارنا سے کبھی جیو کا بھلا نہیں ہو سکتا جب تک نشکام سیوا نہ دھارن کرے

بچن (۶۲) نشکام سیوا مانش زندگی کا معراج ہے جسطرح پون۔ پانی۔ دھرتی سورج اور چندرما اپنے فرض کو جانکر ہر وقت سیوا میں مصروف رہتے ہیں۔

اسی طرح مانُش کو بھی لازمی ہے کہ اپنا فرض جان کر دوسروں کی سیوا کرے تب ایشور
کے حکم کو ماننے والا ہوا۔ اس پرکار کلیان سادھن کو دھارن کر کے جلدی ہی پرم
آنند کو پراپت ہو جاتا ہے۔

بچن (۱۳) دھن۔ من۔ تن تینوں کو سیوا کے مارگ میں لگانے سے جیو سب دکھ درد سے
چھوٹ کر اپنا نتی خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس واسطے سیوا ہی پرم دھرم اور کلیان کا
مارگ ہے۔ جو آدمی سیوا کا بھاؤ نہیں رکھتا وہ راکھش بدھی اپنی کامنا کی خاطر ہر وقت
اشانت رہتا ہے۔ یعنی لوبھ موہ مان۔ بدھ ایسا آدمی اوگنوں میں ہر وقت جلتا
رہتا ہے۔ یہی جیون گھور نرک ہے کیسی پلک بھی اپنے من میں ادھار نہیں پاتا۔ یہ
سوارتھ ادھکار ہی کال سروپ ہے۔ بار بار جیو کو اسٹ بھوگوں میں پھراتا ہے۔ اس کے
چھوٹنے کے واسطے سیوا روپی کھڑگ اتی سکھدائی ہے۔ وہ مانُش کبھی اصلی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا جس کے اندر پرکلینیت اور

بچن (۱۴) نشکام بھاؤنا سے جیوں جیوں اپنے تن من دھن کو پر کی سیوا میں ارپن
کرتا ہے۔ ادھک سے ادھک شانتی کو پراپت ہوتا ہے یعنی سب سنتوکھ۔ کھما دیک
وشواس آدی پرم گن انتہ کرن میں پرگٹ ہوتے ہیں جو سب پاپوں کو ناش کر کے
اکھنڈ شانتی میں ملا دیتے ہیں۔ اسی سادھن کا نام اصلی بھگتی یا بندگی ہے۔

بچن (۱۵) منشیا کلپنا جو جیو کو ہر وقت بھرماتی ہے۔ یعنی تن من دھن کی چھیدا

میں گرستی ہے۔ اِس نِشکام سیوا کے سادھن سے یہ سب وکار ناش ہو جاتا ہے۔ اور جیو الپشو پراپن ہو کر اِبناشی سُکھ کو پراپت ہو جاتا ہے۔ یہی مارگ کلیان کا ہے

بچن (۱۶۶) جب تک سیوا کو دھارن نہ کرے۔ تب تک ممتا کا ناش نہیں ہوتا جو جنم مرن کا کارن ہے۔ نرمل بُدھی سے اپنے دھن اور من کو پر کی سیوا میں ارپن کرے۔ اور انتر سے نرمان بھاؤ کو دھارن کرے۔ تب ممتا کی پھانسی ناش ہو جاتی ہے۔ اور سمتا بدھی موکھش سروپ پرگٹ ہوتی ہے۔ اُس وقت جیو اپنی سب کامناؤں پر قابو پا جاتا ہے۔ اور نِت سروپ میں استِھت ہو جاتا ہے۔ اِس کا نام موکھش یا نِت آنند ہے۔

" (۱۶۷) من کی کامنائیں تب تک کبھی ناش نہیں ہوتیں جب تک اپنے اندر ممتا یعنی خود غرضی کا بندھن دھارن کئے ہوئے اور نہ ہی اصلی دھرم کو پہچان سکتا ہے۔ خود غرض یعنی سوارتھ بدھی والے کا نہ تو دھرم اور نہ اس کا کوئی اعتبار ہے۔ وہ کپٹی اور فریبی اپنے داؤ میں اپنے سُکھ کی خاطر سب کو کھاتا ہے یہی بھاونا راکھشوں کا جیون ہے۔ اور ہر وقت ترشنا کی اگنی میں جلتا رہتا ہے۔ آخر اس دُنیا سے بہت سنکٹ لے کر جاتا ہے۔

" (۱۶۸) من کو اگر سیوا کی طرف نہ لگایا جاوے۔ تو وہ خود غرضی میں گرفتار ہو

جاتا ہے - یعنی من کا کام ہے - کچھ نہ کچھ کرتے رہنا - اگر دھرم کی طرف نہ لگایا جاوے تو ادھرم کو تو ضرور ہی دھارن کر لیوے گا - یہ نسچے کر لیویں -

بچن (۶۹) ہر وقت اپنے من کو ست دھرم کی طرف لگانا چاہیئے جس سے اصلی شانتی کو پراپت ہو جاوے اور ہمیشہ کی جلن سے رہائی پاوے - بانش زندگی کا سار یہاں ہے جو من کو قابو کر کے ست دھرم میں لگایا جاوے - اس جتن سے انت کو پرم سکھ پراپت ہو جاتا ہے - پھر کسی سنکٹ میں گرفتار نہیں ہوتا -

" (۷۰) اپنے دھن کو پرمارتھ ادھیکاری کی سیوا میں ارپن کرنا چاہیئے - اپنے تن کو دکھی دین اناتھ اور لوک سیوا میں لگانا چاہیئے - اپنے من کو قابو کر کے ایشور کے چرنوں میں جوڑنا چاہیئے - ایسی سادھنا کرتے کرتے سب وکاروں سے چھوٹ کر ست آنند کو پراپت ہو جاتا ہے یعنی ایشور سروپ میں لین ہو جاتا ہے

" (۷۱) دھن کو جو برے آچار میں خرچ کرتا ہے - اور تن کو جو برے کرموں میں لگاتا ہے - اور من کو سوارتھ کی خاطر لگائے رکھتا ہے - وہی چنڈال کا سروپ جاننا چاہیئے ہر وقت پاپ کرم میں باندھا ہوا اپنی زندگی کو ناش کر دیتا ہے یہی مایا کا پرچنڈ سروپ ہے - بڑی کوشش کر کے اپنے من کو ان وکاروں سے رکھنا چاہیئے جس سے سب تاپوں سے خلاصی ملے -

(۷۲) دھن سمپت کی جو آشا اور تن کا مان اور سندرتائی من کا آئی واسنا میں گرفتار رہنا یہ ہی گھور جال ہے جس سے جیو ایک پلک بھی رہا نہیں ہو سکتا۔ بڑی سے بڑی سمپدا مان بھوگ پراپت کر بھی لیوے۔ تو بھی ہر وقت ترکھا ونت رہتا ہے یعنی ایک پلک کا دھیرج نہیں پاتا اگیان جو جیو کو ہر وقت اشانتی کا کارن ہے اس کو نشکام سیوا کے ششتر سے کاٹنا چاہیئے۔ تب ہی اکھنڈ شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔

بچن (۷۳) جو ہر وقت دوسرے کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اپنا تن من دھن کو تیاگنے سے ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا وہ ہی اصلی تیاگی اور دانی ہے۔ اور مارگ دھرم کا اس نے ہی نرمل جانا ہے۔ دوسرے کی سیوا سے اپنا پاپ ناش ہوتا ہے اسواسطے بڑی سے بڑی کوشش کر کے سیوا کا آدرش دھارن کرنا چاہیئے۔ پاپ وکار سے تب ہی چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ جب درڑھ نسچے سے سیوا کے مارگ میں لولین ہووے۔

" (۷۴) سیوا دار کے اندر اُتم گُن پرگٹ ہوتے ہیں۔ یعنی پریم۔ ایکتا۔ نمرتا۔ تیاگ ویراگ سیل سنتوکھ اُومی دہرم کا یتھارتھ سروپ پرکاش کرتا ہے۔ یہ ہی رہنی سنت پرشوں کی ہے جس نے ایسی دھارنا کو پراپت کر

لیا اُس نے پرلوک دونو کو جیت لیا۔ درحقیقت اُس کا جیون لوگوں کیواسطے آدرش بن گیا۔

بچن (۷۵) جو اپنی خلاصی چاہتا ہے دھرم ایمان کا متلاشی ہووے۔ وہ سیوا مارگ کو دھارن کرے۔ سب شکھشوں کی سار اور بزرگوں کا جیون سیوا ہی ہے

" (۷۶) اپنی غفلت سے تب ہی چھوٹ سکتا ہے جب اپنے آپ میں تیاگ کرنیکی شکتی دھارن کرے۔ اگیان میں آکر جیو نے مِتھیا کلپنا اور بھوگ واسنا کا بھنڈار جو شریر ہے۔ اپنا سروپ مان لیا ہے۔ اسی غفلت میں ہر وقت دُکھی اور بھے بھیت رہتا ہے۔ اس اگیان سے چھوٹنے کے واسطے پراُپکار روپی مارگ سہج ہے۔ یعنی شریر کی سب کامنا دوسرے ارپن کرتا جاوے اور اپنے اندر دکھے نشکام چت ہوتا جاوے اِس نتیجہ سے وہ نِت مکت اور پرم آنند کو پالیتا ہے۔

" (۷۷) اس کامنا کی اگن سے چھوٹنے کے واسطے یہ ہی ہتھیار کھ سادھن ہے کہ اپنی ضرورتوں کو تیاگ کے دوسروں کی ضرورتیں پوُرن کرے۔ جیوں جیوں دوسرے کی سیوا میں پرورت ہووے گا تیوں تیوں نشکام اوستھا کو پراپت ہوتا جاوے گا۔ جسوقت اتنی ہی پرہیت اور پرسکھ میں لین ہو جائے گا۔ اُس وقت

نہہ کرم سروپ پرم شانتی کو پراپت ہووے گا۔ جو اصلی دھام ہے۔ ہر وقت
اپنی ضرورتوں پر قابو پا کر دوسرے کی سیوا میں استھت ہونا چاہیے۔ اِس رنگ وہاں
سے ہی حالت بے خواہشی یا آنند اوستھا پراپت ہوتی ہے۔

بچن (۷۸) جو بھی دُنیا میں گورو پیر اوتار پیغمبر آیا ہے۔ اُس کا جیون بے
اُپکاری ہی دیکھ لیویں۔ کیونکہ من پر وہ ہی قابو پا سکتا ہے۔ جو اپنی ضرورتوں
پر قابو پا لیوے۔ جو اپنی ضرورتوں پر قابو پا لیتا ہے۔ اُس کو پھر دوسرے کی
ضرورتوں میں راغب ہونا پڑتا ہے۔ یہ الٹیور کا نیم ہے۔ دوسرے کی سیوا
سادھن سے من اصلی سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ جس میں کوئی دکھ نہیں
ہے۔ اُس آنند اوستھا کو پراپت ہو کر پھر آواگون سے رہا ہو جاتا ہے۔

" (۷۹) سیوا کے نیم کی ادھک مہماں ہے جس نے دھارن کی۔ وہ سیا
پاپوں سے چھوٹکر ابناشی آنند کو پراپت ہو گیا۔ اسواسطے ہر ایک پرانی مانتر
کو اس پرم گن کا دھارن کرنا چاہیئے جس سے جیو کا کلیان ہووے جو من
میں کامنا رکھ کر سیوا کرے وہ سیوا کے اصلی پھل کو پراپت نہیں ہو سکتا
کامناؤں کے نوارن کی خاطر سیوا کا سادھن ہے جو نرمل رہتی سے دھارن کیا جاوے
جو کامنا رکھ سیوا کرے تو سب اکارتھ ہے۔ اصلی پھل نہیں پراپت ہو سکتا۔

یعنی سیوا دھارن کر کے بھی اپنی ضرورتوں پر قابو نہیں پا سکتا۔

بچن (۸۱) جو دنیا وی ضرورتوں کی پراپتی کی خاطر سیوا کرتا ہے۔ وہ کوشش کر کے اپنے آپ کو جکڑتا ہے۔ یہ سادھن سب دکھدائی بندھن سروپ ہے اس سے پاپ کی نِروِرتی نہیں ہوتی سیوا کا مارگ اتی گہن ہے بڑے وچار سے اسکی اصلیت کو پا سکتا ہے۔ ولیسے دیکھیا وُ بھی جو کچھ بھی کرتا ہے اُس کا پھل پورن نہیں پا سکتا۔

" (۸۲) سیوا کا پورن سروپ یہ ہے اپنے فرض کر کے دکھیوں کا دکھ نوارن کرے من میں کامنا بالکل نہ رکھے اور یہ وچار درِڑھ کرے کہ اس جھوٹ دیہی سے کسی کا بھلا ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس دنیا اک دن چلنا ضرور ہے۔ اس واسطے زندگی میں ہی اس جھوٹ جیون کو پر سیوا میں ارپن کر دیا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ ایسے نِرمل وِچار والے پُرش نے سیوا کے اصلی بھاؤ کو جانا ہے۔ اور وہ ہی پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے۔

" (۸۳) جو دکھ پراپت میں سیوا کو دھارن کرتا ہے۔ یا مان بدھ کی خاطر یا کوئی اور کامنا دھار کر کے وہ اصلی سیوا دھرم کو نہیں پہچان سکتا۔ اور نہ ہی اصلی سیوا کر سکتا ہے۔ نِشکام سیوا یہ ہی ہے۔

کہ تن من دھن سے کسی کا بھلا کرے اور من میں نربانتا دھارن کرے۔ اور اپنی زندگی پرسیوا میں ارپن کر دیوے۔ تب سیوا روپی پرم شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔ وہ ہی پرش الیثور گیانا اور پرم گیانی ہے۔ اُس کا جیون درلبھ ہے۔ اپنی زندگی میں ہی شانت سروپ کو پراپت کر لیا۔ اور کئی جیوؤں کو سکھ دے کر چلا۔ دھن وہ پرش جس کا یہ آدرش ہے۔

فقط

سماپت ہوا تیسرا ادھن "سیوا"

برہم ستیم سرب آدھار

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساتواں اُپدیش

آتمک اُنتی کا مُکھ

چوتھا سادھن "ست سنگ"

بچن (۸۴) "ست سنگ" - یہ نیم کلیان مارگ کا سار سادھن ہے کہ کھل بدھی جیو ست سنگ دوارے پرم گتی کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اس واسطے اس نیم کا درڑھ نسچے سے پالن کرنا چاہئیے۔ یعنی ہر وقت ست سنگ میں پریم رکھنا چاہیئے۔ ست سنگ ہی مُکتی کی نوکا ہے۔ ست سنگ سے ہی ست است کا نرنے ملتا ہے ست سنگ سے ہی راج نیتی قائم ہے۔ ست سنگ سے ہی پریم اور ایکتا پراپت ہوتی ہے۔ ست سنگ سے ہی اپنے بُرے بھلے کا وچار ہو سکتا ہے۔ ست سنگ ہی پرم شانتی کو پراپت ہو سکتا ہے۔ ست سنگ ہی اصلی دھن ہے جو دُکھ سُکھ میں دھیرج ۔۔

دیتا ہے۔ ست سنگ کے سمان سُگم اور کوئی کلیان کا سادھن نہیں ہے۔
ست سنگ سے ہی سب وِجے پاتا ہے۔ ست سنگ سے ہی راجا پرجا دیش
سُکھی رہتا ہے۔ ست سنگ سے سب اپدروناش اور پریم پرگٹ ہوتا ہے۔
ست سنگ ہی اوشدھی سب تاپوں کو ناش کرنیوالی ہے۔ ست سنگ کے بغیر
کبھی بُدھی نرمل نہیں ہوتی جب تک وشے میں پران ہیں تب تک ست سنگ
میں اکتر ہو کر کے اپنے جیون کا اُدھار کرنا چاہیئے۔

بچن (۸۵) سب وڈیائی اور پربھتا کا کارن ست سنگ ہی ہے۔ سب دھرم
کی جڑ ست سنگ ہی ہے۔ روحانی غذا ست سنگ سے ہی ملتی ہے۔ جس جگہ
ست سنگ کا سماچار نہیں وہ جگہ اور وہ انسان ایک دن تباہ ہو جائیں گے

" (۸۶) من کو رنگ ست سنگت ہی ہے۔ جیسی سنگت ویسا پھل پراپت کرتا ہے
پیدائش کے وقت جیو بالکل اگیان سروپ ہوتا ہے۔ جیوں جیوں دُنیا کی سنگت
کا ملاپ ہوتا ہے۔ تیوں تیوں اُس کے اندر دنیا کی جاگرتی ہوتی جاتی ہے۔ من کی
خوراک ہی سنگت ہے جیسی سنگت کا ملن ہوا۔ ویسا ہی گُن گرہن کر لیا۔ اسلئے
بڑی سے بڑی کوشش کر کے ست سنگ کا پریمی بننا چاہیئے۔

" (۸۷) ہزاروں برس کی تپسیا اتنا پھل نہیں دیتی جتنا کہ دو گھڑی ست سنگ سے

Kashmiri

لابھ ہوتا ہے۔ ست سنگ میں بہج ہی سب بھید کا وچار سمجھ آجاتا ہے مورکھ آدمی بھی گن ونت ہو جاتا ہے۔ ست سنگ ہی تیرتھ ہے۔ ست سنگ ہی سب ایشوریہ کی پراپتی کا کارن ہے ست سنگ ہی جیو کے کلیان کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ انش نہیں بلکہ پشو سے بھی بدتر ہے جو ست سنگ سے پریم نہیں کرتا۔ دنیا میں جتنے دکھ پرگٹ ہوتے ہیں وہ ست سنگ کے نہ ہونے سے ہر ایک آدمی اپنا کلیان کا راستہ بھول کر وید بدی میں آجاتا ہے۔

پچن (۸۸) ست سنگ کا یتھارتھ سروپ سمجھنا چاہئے ویسے تو ہر جگہ ست سنگ ہوتا ہی ہے۔ مگر اتنا نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ ہر ایک آدمی ست سنگ کی آڑ میں سوارتھ کا دھرم پالن کرتا ہے جس سے بجائے پریم کے ویر لغض آدی وکار پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ یہ ست سنگ نہیں ہے وہ ست سنگ ہمیشہ دشمنی کو بڑھانے والا ہے

" (۸۹) ست سنگ وہی ہے جہاں پر اکٹھے بیٹھ کر ہر ایک گن اوگن پریم پوروک وچار کرنا اور سننا یعنی جس میں جو بھی وچار ہووے۔ وہ من میں جذب ہو جاوے اگر ایسا ست سنگ نہیں محض تماشہ گاہ بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ جانے سے کوئی فایدہ نہیں وہ کالی بدی کو پیدا کرنے والی ہے۔

" (۹۰) ہر ایک واقعات دھرم نیتی۔ راج نیتی کا وچار صحیح طریقہ کرنا اور

صحیح طریقہ سے سُننا اس دھارنا کا نام ست سنگ ہے۔ ست سنگ میں بھجن اور راگ اتنا وشیش فائدہ نہیں دیتے۔ جتنا کہ بالکل شانت مئی ہو کر وچار سُنا جائے۔ ست سنگ کے اصلی معنی یہ ہیں۔ کہ ہر ایک بات کی اصلیت پتہ میں آ جاوے۔ آگے من خود کوشش کرنے لگتا ہے۔ اگر اصلیت کا پتہ نہیں تو ست سنگ کیا سُنا۔ اور ندھیاس کیسے ہو سکتا ہے۔ اسواسطے ست سنگ اصلی معنوں میں ہووے۔ تب شانتی ملتی ہے۔

بچن (۹۱) ہر ایک بزرگ کی زندگی کے صحیح حالات یعنی واقعات ہر ایک نقطہ کا صحیح وچار الشور پراپتی کا پورن روپ ست آست کا نتیجہ ہے جس جگہ ہو وہ ست سنگ ہے۔ جو اپدیشک پیٹ کی خاطر بڑے بڑے واقعات سُناتے ہیں۔ اور خود عامل نہیں اور کچھ داد میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ست سنگ دھرم کو نشٹ کرنیوالا ہے۔ اور وہ اپدیشک اپدیش نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے پیٹ کا بیوہار کر رہا ہے۔ ست سنگ اور کوسنگ پہلے وچار کر لینا چاہیئے اکٹر ہو کر اپنی زندگی کا سدھار کرنا چاہیئے۔ یہ گیان کا رگ سادھن ہے۔

" (۹۲) نردیر۔ نردکھاد۔ نرسنشہ۔ نرمان سروپ کا جاں وچار ہو وے وہ ست سنگ ہے۔ اس کے بغیر سب باد مباد ہے۔ سب مذہبوں کی بنیادی

لتعلیم ست سنگ ہی ہے۔ جس سے جائز اور ناجائز کا پتہ لگتا ہے۔ مگر صحیح ست سنگ نہ ہونے سے ویدیا اور اپدیہ کتا بڑھ جاتی ہے۔ اور دیش میں اپدرو پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جو اپدیشک نرلوبھ ہو کر ست ہ وچار کی سیوا کرتا ہے۔ اس کا ست سنگ شانتی دینے والا ہے۔ اسواسطے ہر پہلو میں صحیح وچار حاصل کر کے ہی اہلیت کو پراپت کر سکتا ہے۔

یچن (۹۳) ست سنگ کا پہلا اصول اکٹھا مل کر بیٹھنا۔ دوسرا اپنی بہتری کے فیلقے وچار کرنے۔ تیسرے اصلی دہرم کا وچار شرمن کرنا تمام بزرگوں کی زندگی کے حالات سے واقفی حاصل کرنی چوتھے اس سنسار میں آنے کا بیہار ہو لا یدہ وچار کرنا۔ پانچواں ہر ایک کے گن نوارن کرنے کا بھاؤ پہچاننا اور ست دہرم میں جاگرتی حاصل کرنی۔ چھٹواں اندھ وشواس سے نجات حاصل کرنی اور ست وشواس کو دھارن کرنا۔ ساتویں اپنے گراوٹ کے کارن کو وچار کرنا۔ اور دکھوں سے مخلصی حاصل کرنی۔ اور بھی کوڑاں کوٹ فائدے ہیں۔ اسواسطے ست سنگ کا ضروری جیون دھارن کرنا چاہیئے۔ ست سنگ سے صحیح وچار صحیح وشواس۔ صحیح کوشش پراپت ہوتی ہے۔ سب زندگی کی ترقی کا دار و مدار ست سنگ ہی ہے۔ پریم کا ساگر اور پاپ کی شدھی

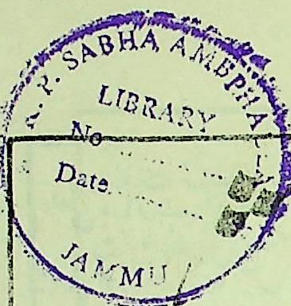
یہ ست سنگ ہی ہے۔ نسچہ کر کے پدھارنا چاہیئے۔

بچن (۹۴) ست سنگ میں اکٹھے ہو کر کے ست سروپ کا وچار کرنا چاہیئے اپنے برے آچاروں کو چھوڑنا چاہیئے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے ست پرشارتھ کو دھارن کرنا چاہیئے۔ مانش زندگی کے اصلی فرض کو وچار کرنا چاہیئے۔ یہ سب گن ست سنگ سے پراپت ہوتے ہیں۔ ہر وقت اس سادھن کو دھارن کرنا چاہیئے۔

بچن (۹۵) جس مانش میں ست سنگ کا پریم نہیں جس قوم میں ست سنگ کا پرچار نہیں کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ کتنی بھی کوشش کرے۔ سب سے پہلے ترقی کا منار ست سنگ ہی ہے۔ کوشش کر کے ہر ایک کو سیوا کا لابھ اٹھانا چاہیئے۔ سب ولیش اور دھرم کی ترقی اور زندگی ست سنگ سے ہی ہے ایہہ ہم آپار مہماں ہے۔ دھارن کر کے اصلی لکش کو پراپت کرنا چاہیئے۔

"ست سنگ" چوتھا سادھن سماپت ہوا

برہم سنیتم سرب آدھار



آٹھواں اُپدیش

آتمک اُنّتی کا مُکھیہ

پانچواں سادھن "ست سمرن"

بچن (۹۷) ست سمرن ادھم انسان سے دیوتا بنانے والا ہے۔ ناستک سے آستک بنانے والا ہے۔ اندھ وشواس کے بجائے وشواس دینے والا ہے۔ جنم مرن سے مکتی کے دینے والا ہے۔ دکھ اور سکھوں میں دھیرج دینے والا ہے۔ وید اور انجیل کی سے چھڑانیوالا ہے۔ اس چنچل من کو نشچل کرنیوالا ہے۔ بُدھی کو ست دھام دینے والا ہے۔ سب عبادت ریاضت بھگتی یوگ ست سمرن ہی ہے۔ سب گرنتھوں کی سار سب گوروؤں کی ہدایت۔ سب اوتاروں کا جیون ست سمرن ہی ہے۔ ہانش زندگی کو بہتر کرنے والا کرم کے جال سے چھڑانیوالا۔ ترشنا کی آگ سے ٹھنڈا کرنیوالا۔ اور اناشی سُکھ دینے والا سمرن ہی ہے۔ ست ...

اصلی بُنیاد ہے۔ اور سب نیم اس کے معاون ہیں۔ اس سنسار میں آنیکا
بنیھار تیھر لا کیھ اور ناش زندگی کی ادھیکتا ست سمرن ہی ہے۔ من کا آخری
سادھن بندھ خدا بھی کرنیوالا ست سمرن ہی ہے۔ ست سمرن کا ہی پرکاش
سب گرنتھوں اور بزرگوں میں ہو رہا ہے۔ اسواسطے اس ناشوان سنسار
میں ست سمرن کو دھارن کر کے کلیان کو حاصل کرنا چاہیئے۔

بچن (۹۷) سب پاپوں سے چھٹکارا اور ایشور کی پراپتی ست سمرن ہی ہے
اسواسطے ہر وقت بینرل وشواس دھارن کرنا چاہیئے من کا سروپ ہی
سمرن ہے جس چیز کو سمرتا ہے۔ اُسی کا روپ ہو جاتا ہے چونکہ سنساری پدارتھوں
کو سمر کے آتی دُکھی اور بے دان رہتا ہے۔ اسواسطے ست سمرن کی طرف
من کو لگانا چاہیئے جس سے جھوٹ دُکھ سکھ سے چھوٹ لیے اور ابناشی
سکھ پراپت ہو جاوے۔

بچن (۹۸) ست سمرن سے ہی من کی ورتی لین ہو جاتی ہے۔ ست سمرن
سے ہی من کا پھرنا ناش ہوتا ہے۔ ست سمرن سے ہی ایشور کا پرکاش پرگٹ
ہوتا ہے۔ اسواسطے اصلی یہ سادھن کا مول دھارن کرنا چاہیئے جس سے جلدی
ایشور پراپتی ہو جاوے۔ ست سمرن سے من کی دھار دا شدھ ہوتی ہے

دھارنا کے شدھ ہونے سے دھیان پراپت ہوتا ہے - دھیان سے ایکاگر
چت ہو کر ایشور کے آنند کو انوبھو کرتا ہے - جو سب سکھوں کی کھان ہے
دھیان کی درڑھتا سے ایشور کے سروپ میں لین ہو جاتا ہے - یہ ہی وسنوا
جیون مکت دھام ہے - سب آنند ست سمرن سے ہی ملتا ہے - اس واسطے
کامل استاد کی سکھیا دوارے ست سمرن کو دھارن کرنا چاہیے -

،، (۹۹) کرم میں نہہ کرمتا ست سمرن سے ہی ہے چنچل من نشچل ست سمرن
سے ہی، پرم آنند روپ ست سمرن ہی ہے من کی ستھرتا اپنا سروپ مکتی دینے والا ست سمرن ہی
ہے تمام دکھوں کی کلپ برچھ کو دینے والا ست سمرن ہی ہے - سب تیرتھوں کی
سار ست سمرن ہی ہے - گیان - وگیان - بھگتی یوگ - انوراگ - ویراگ
ست سمرن ہی ہے - گورؤں کی مہمان شش کا ادھیکار ست سمرن ہی ہے سب
دلیلوں کا ناش کرنے والا سروگیہ سروپ نارائن کی پراپتی دینے والا ست سمرن ہی ہے
ست سمرن ہی پرم سدھی اور پرکاش ہے - نشچل چت ہو کر ست سروپ کا سمرن
کرنا چاہیے - اسی دھارنا سے سب گن پراپت ہوتے ہیں - اور تمام دوپی سب
اندھکار ناش ہو جاتا ہے - جیو اپنے ماتمی سروپ کو ست سمرن سے ہی جان
سکتا ہے - اس واسطے درڑھ نیم کر کے ست سمرن کو دھارن کریں -

بچن (۱۰۰) من اکاگر ست سمرن سے ہی ہوتا ہے۔ اسواسطے ہر گھڑی ہر
لمحہ ست سمرن کو دھارن کرنا چاہئیے۔ ست سمرن سے ہی اندر پرکاش
ہوتا ہے۔ اور زندگی موت سب کا پورن پتہ لگتا ہے۔ ناد سروپ گورو گرنتھ
و ایک ناما پرمیشور کا پرکاش ست سمرن سے پرگٹ ہوتا ہے۔ اسواسطے درڑھ
ہو کر ایشور کے نام کا سمرن کرنا چاہئیے۔

,, (۱۰۱) اگم دیش کی پراپتی یعنی حالت غیب کا گیان تا ستہ سمرن ہوتا ہے
ایشور گاڈون کی کنجی ست سمرن ہی ہے جس سے تمام کائنات کا گیان ہو جاتا
ہے من کے سب وکار جو ایک پلک بھی شانت نہیں ہونے دیتے۔ وہ ست سمرن
کی دھارنا سے سب لین ہو جاتے ہیں۔ انتر دکھے چاندنا ہو جاتا ہے۔ صبح و شام
ضروری کچھ وقت ایشور کا سمرن کرنا چاہئیے۔ سب پاپوں سے مخلصی ملتی ہے۔

,, (۱۰۲) اگر اور زیادہ تپ جپ نہیں ہو سکتا۔ سنساری آدمیوں کے لئے تو صبح و
شام دونوں وقت درڑھ نیم کرکے ایشور کا سمرن کرنا لازمی ہے۔ اس ہی
سے سنسار بھی ہے من بڑا چنچل ہے۔ آہستہ آہستہ اس کو پکڑ کر ایشور کے سمرن میں لگانا چاہیئے
ہر ایک مالک کیواسطے لازمی ہے۔ اپنے مالک کی یاد کریں۔ ایشور کی یاد سے
سب بھرم جال کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور انتر کرن دکھے پرکاش پرگٹ ہوتا ہے

بچن (۱۰۳) ست سمرن جو من سے کیا جاوے۔ وہ سمر لشٹ ہے۔ سمرپد دھی کے
دینے والا ہے۔ زبان سے جاپ کرنے سے یا بلند آواز کر کے جاپ کرنے سے نام
کا اثر اُٹھ جاتا ہے۔ جو انتر جپ کر کے آرادھن کیا جاوے اُسکا اثر من میں موجود
رہتا ہے۔ اور نشانی دیتا ہے۔ ایشور کو مالک جان کر جو پریم سے سمرن کرتا
ہے۔ وہ ہی سمرن لوگ کو پراپت ہوتا ہے۔ جو دُنیا کا دِکھلاوا کرتا ہے۔ وہ پاکھنڈی
پاپ سے کبھی بھی چھوٹ نہیں سکتا۔

"(۱۰۴) ایشور کی پراپتی سب پاپوں کا ناش ست سمرن سے ہی ہے۔ ایک
ایشور کے نام کی وڈیائی سب پستکوں میں بیان کی ہوئی ہے۔ جو باطریقہ
ایشور کا سمرن کرتا ہے۔ وہ ایشور کو پراپت کر سکتا ہے۔ آہستہ آہستہ ہی
رنگ لگتا ہے۔ اسواسطے ویدڑھ نیم کر کے ایشور سمرن میں چت لگانا چاہیئے
ایک دِن ضرور پرم سِدھی کو پراپت ہو جاتا ہے۔ تیاگی۔ ویراگی سنیاسی
لوگ سب ست نام کے سمرن میں ہی ہیں۔ دُرمت کو ناش کرنیوالا اور آتما
کو پرکاش کرنے والا ست سمرن ہی ہے۔ ایشور کے نام کی اپار وڈیائی ہے
جس کو پراپت ہوئی وہ ہی جان سکتا ہے۔ زبان بیان نہیں کر سکتی اور
قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ ات ہی اسطرح مفاصہ ہے۔ اپنے عمل کر کے ہی حاصل

ہوتا ہے۔ اسواسطے بڑی سے بڑی کوشش کرکے نربھے او ستھا نند سروپ کو پراپت ہونا چاہیئے۔ وہ پرم دھام اور نرواچ پد ہے۔ ایشور کے سمرن سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ سب دنیا کی سادھن سب گیانیوں کی سادھ آنند کا بھنڈار ایک ایشور ہی ہے۔ نرمل پریت کرکے اپنے ہردے میں اسکا سمرن کرنا چاہیئے جس سے سب ممتا کا جال ناش ہووے۔ اور اپنے نرمل سروپ سمتا میں استھتی ملے۔

بچن (۱۰۵) آتمک انتی جو اصلی دھرم ہے ان پانچ مکھیہ سادھنوں کے دھارن کرنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اسواسطے ہر وقت اپنے من کو ان ست کرموں میں لگانا چاہیئے جس سے اکھنڈ پد پراپت ہووے۔ سب ودیا کی سار سب یوگ کی سار یہ ہی ہے۔ کہ من سب پاپوں سے چھوٹ کر اپنے ست سروپ میں لین ہوجاوے یہ پرم سدھی ان پانچ سادھنوں سے جلدی پراپت ہوتی ہے۔ اور سب گنی پرشوں کا جیون آدرش یہ ہی پانچ نیم ہیں۔ درڑھ نسچے سے ان نیموں کو دھارن کرنا چاہیئے جس سے درمت کا اندھکار ناش ہووے۔ اور آتم تت میں نیچل ملے۔

رر (۱۰۶) زندگی کو زندہ کرنا چاہیئے۔ اصلی خوشی کی تلاش کرنی چاہیئے۔

بنرادی سے چھوٹنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اصلیت کی تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اپنی زندگی کو خوشبودار بنانا چاہیئے۔ پرانوں کے ہوتے ہوتے نربھے ابناشی اوستھا کو پراپت کر لینا چاہیئے۔ اس سنسار کی گردش کسی کو قائم نہیں رہنے دے گی۔ اسواسطے گردش کے چکر سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پاپوں کا تیاگ کرنا چاہیئے اور ان ست سادھنوں کو دھارن کرنا چاہیئے۔ اس سے خوشی اور پیرستتا ہے۔ پورن بھاگ والا ہی سچائی کا متلاشی اور سچائی کا جتن کرتا ہے۔ آخر سچائی کو پراپت کر کے ست ہی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنند سروپ واستو میں ہے۔ فقط۔

پانچواں مکھ سادھن سماپت ہوا

برھم سیتم سرب آدھار

از گولڑہ ۲۳ مگھر سمت ۱۹۹۸

ناواں ایڈیشن

"تیرتھ یاترا سدھانت"

(۱) تیرتھ - وہ ہی جگہ ہوتی ہے جس جگہ کوئی ایشور کا پیارا پیدا ہوا ہو - یا رہائش کی ہو یا پرانوں کا تیاگ کیا ہو - یا جس جگہ دھرم بدھ یا دھرم کی مریادا استھاپت کی ہو - یا ایشور کا تپ کیا ہو -

(۲) تیرتھوں پر جانے سے صرف ان حالات کے مطابق وچار کرنا گذشتہ زمانے اور گزرے ہوئے بزرگوں کی زندگی سے کچھ سبق حاصل کرنا ہے

(۳) ان حالاتوں کے بغیر جو جاتے ہیں - وہ محض وقت اور دولت کو برباد کرتے ہیں تیرتھوں کے اشنان سے کوئی فائدہ نہیں جب تک اُن پرکھوں کے حالات کے مطابق وچار نہ دھارن کیا جاوے -

(۴) سب سے بڑا تیرتھ آتم سروپ ہے جو گھٹ گھٹ ویاپ رہا ہے

اُس کے جاننے سے سب حلین ناش ہو جاتی ہے۔

(۵) تیرتھوں پر دان کرنے سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں مطابق سادھارن جگھ کے جس جگہ دان سیوا آدمی شبھ گن وتتے ہیں۔ وہ جگہ ہی تیرتھ ہے۔

(۶) تیرتھوں پر پنڈ بھروانا اور گنتی کرانا سب بے ارتھ ہے۔ پنڈ بھرانے سے گتی نہیں ہو سکتی۔ اپنی کرنی کی ہر ایک جیو پھر اپاتا ہے۔ یہ ایشور کی مایا کا قانون ہے۔

(۷) جو چیز دھیہ اور من کو ٹھنڈک دینے والی ہے۔ وہ تیرتھ ہی سمجھیں۔ مثلاً ست سنگ۔ ست وچار۔ ست سیوا۔ ست سمرن۔ گورو اپدیش اور جل کا استھان اور ودیا کے ندھیاس کی جگہ وغیرہ تیرتھ روپ جاننے چاہئیں۔

(۸) پرچلت تیرتھ پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں ست کرم اور ست دھرم کا دھارن کرنا ہی تیرتھ ہے

(۹) تیرتھ یاترا کا اتنا پھل نہیں۔ جتنا کہ اپنے من میں ست کرم۔ ست وشواس۔ اور ست سمرن کو دھارن کیا جاوے۔

(۱۰) جتنی تیرتھ یاترا کی پرکھتا بتائی گئی ہے۔ وہ دھرم کے ناش اور دھن کے

لوٹنے والے لوگوں کا پرچار ہے۔

(۱۱) جب تک ایشور وشواس نہیں تب تک کبھی بھی ست کرم اور اپکار کو دھارن نہیں کر سکتا جب تک کرم شدھی نہیں کبھی بھی جیو کو شانتی نہیں خواہ پدپد پر تیرتھوں کی پردکھنا کیوں نہ کرے۔

(۱۲) مول تیرتھ ایشور وشواس ہے جو آداگون روپی گھڑیال سے چھڑاتا ہے

(۱۳) اپنی بدھی کو ست وچار کر کے نرمل کریں تو تم کو ذرہ ذرہ تیرتھ روپ ہی دکھائی دیگا۔

(۱۴) دھرتی کی سینری اور جل کا پرباہ تیرتھ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سرب شکتیمان ایشور کی کتھا کا وہاں پرچار نہ ہووے۔

(۱۵) سب سے زیادہ پاکھنڈ اور اتیاچار دھرم کی ناش اس وقت تیرتھ استھانوں میں زور پکڑ رہی ہے۔ بتاؤ شانتی کہاں ہے۔

(۱۶) لازمی یہ ہی ہے۔ کہ ہر جگہ کو تیرتھ بنا سکتے ہو اپنے نیک وچار اور اپکار کر کے تیرتھوں کی غلامی دکھ دینے والی ہے۔ غلامی اپنے نیک وچار اور اپکار کی چاہیئے۔ جو تیرتھوں کا مخزن ہے۔

(۱۷) ایشور وشواس کو دھارن کریں۔ ست کرم اور لوک سیوا کا سادھن

کریں۔ تمام دُنیا کے تیرتھ تمہارے چرنوں کو نمسکار کریں گے۔ تو ہی سرشٹ آچار کو دھارن کر کے اکھنڈ تیرتھ رُوپ ہو جائے گا۔

(۱۸) ماں۔ باپ۔ بزرگوں۔ تتھا ہمسایہ کی پریم کر کے سیوا کرنی بڑی تیرتھ یاترا ہے۔

سماپت ہوا

"تیرتھ یاترا سدھانت"

از گوپی تیرتھ ریاست کشمیر

دسواں اُپدیش

"دان کا سدھانت"

(۱) جو فرض کر کے دان نہیں کرتا، غرض کو مدِ نظر رکھ کر دان کرتا ہے - وہ نکھد دان ہے -

(۲) جو پرلوک اُنتی کی خاطر نہیں کرتا - اور دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی خاطر بھی صرف کرتا ہے - وہ بھی نچلے درجے کا دان ہے -

(۳) جو نمائش کو مدِ نظر رکھکر دان کرتا ہے وہ بھی ادنےٰ دان ہے -

(۴) یتھارتھ یہی ہے - کہ فرض کر کے یتھا شکت یوگیہ سیوا کرنی سب سے بڑا دان ہے - (۱) ودیا کے پرچار میں خرچ - ۲ - روگ نورتی کی خاطر خرچ ۳ - دیش اور دھرم کی رکھشا کی خاطر خرچ - ۴ - سرشٹ اُپکار یا شدھ اور ودوانوں کے جیون کی خاطر خرچ - ۵ - غریبوں اور یتیموں کی اُنتی

کی خاطر خرچ - ۶۔ ستسنگ اور سماج کے اکٹھ کرنے کا خرچ - ۷۔ ان اور بستر کا ہر ایک تہوار کی خاطر خرچ - ۸۔ سرائیں تالاب - کوئیں - باولیاں سڑکیں پل بنکے تعمیر کرنے کا خرچ سب دان اونچ کوٹی کا ہے - اس سے بڑی کلیانتا پراپت ہوتی ہے -

(۵) ادہم درجے کا دان اپنے کنبے کی اُنتی کی خاطر خرچ - اپنی غرض کی خاطر ماتا پتا حاکم اور بھائیوں کی دھن سے سیوا کرنی - ۳ - دیوی دیوتاؤں اور تیرتھوں کے پوجنے کا خرچ نچلے درجے کا دان ہے - اُپدیش سدھانت یہ ہے جو غرض کر کے سیوا کی جائے وہ نشٹ ہے تھوڑی مقدار کی خواہ بڑی مقدار کی -

(۶) غرض والی سیوا سے بندھن کی نورتی نہیں ہو سکتی خواہ کتنی ہی کوشش کرے - غرض کو لیکر جو سیوا کرتا ہے - وہ آخر اسی کو پراپت ہوتا ہے - دکھن میں اور تین کی بندش ہے کار کی قید اس جیو کو ہے ان تینوں زنجیروں سے چھوٹنے کی خاطر تیاگ کا راستہ بتلایا گیا ہے - سو اسی تیاگ کو دان کہتے ہیں - جو الغرض بھاؤ کو دل میں رکھکر تیاگ کرتا ہے - وہ ان قیدوں سے چھوٹتا جاتا ہے - جو غرض کر کے تیاگ کرتا ہے - وہ یاد رہے ان زنجیروں میں قید ہوتا ہے

(۷) دھن کا تیاگ - ایشور نمت اور نِشکام سیوا میں جانیئے - گرہستھ کو تیاگ کر جو دان کیا جاوے - وہ نجات کے دینے والا ہے -

(۸) تن کا تیاگ - پر اپکار کرم اور سچی ایشور بھکتی میں شریر کو صرف کرنا - ودھیہ ابھیمان سے نجات ملتی ہے -

من کا تیاگ - تمام واسناؤں کو ایشور نمت تیاگ کرنا ہوتا اور نہ ہونا اُس کی ہم آگیا میں دیکھنا - درڑھ نِشچے سے ایشور سمرن کرنا - یہ من کا تیاگ اور پرم تپ ہے - اِس سے نِہ کرم روپ پرم آنند پار برہم کو پراپت ہو جاتا ہے جو اعلیٰ مقام ہے -

(۸) بِچار تھ یہ ہے - تن دھن اور من کو نِشکام بھاؤ سے دُوسرے کی نمت جو صرف کرتا ہے - وہی پرم دانی ہے - اور پرم بھگت ہے - ایسے نشکام بھاؤ اور پر اپکار کو سادھن کرنے کرم چکر سے چھوٹ کر نہ کرم سروپ میں لین ہو جاتا ہے - پھر سب واسنا ختم ہو جاتی ہیں - اور اُن برہم روپ ہو جاتا ہے - دان روپی تیاگ مارگ کو سمجھ کر سرشٹی ہر ایک اس کے پراپن ہو جائیے - اور اپنے جیون کا اُدھار کرنا چاہیئے - یہ ہی سمتا مارگ کا تیرتھ ہے

فقط سماپت ہوا - سماپت ہوا دان کا سدھانت - برہم بھید بیم پیہا

گیارہواں اُپدیش

"مُورتی پُوجا کا سدھانت"

(۱) ہر ایک جیو مایا کی گرفتاری میں بُت پرست ہی ہے۔ یعنی نام روپ اور گُن کرم کے بھوگنے میں ہر وقت مستغرق رہتا ہے۔ کسی حالت میں بھی تصوّر فانی سے آزاد نہیں ہوتا۔

(۲) پرستش کرنا من کا کام ہے۔ اگر من اَست نام رُوپ کے بھوگ میں قید ہے۔ تو وہ وحدت پرست کیسے ہو سکتا ہے۔

(۳) جب تک خواہشات نفسانی موجود ہے۔ تب تک بُت پرست ہی بنا رہتا ہے۔ جب تک اپنی دھیہ کے مدھ میں گرفتار ہے۔ تب تک بُت پرست ہی ہے۔

(۴) جب تک کرم کا بُھگتا ہے۔ تب تک کرم پھل جو استھول وگا رہے

اس کی قید میں ہے۔

(۵) بُت پرستی سے وحدت پرستی کی طرف لے جاتا ہے۔ جب تک من ورتی کے آدھین ہے کبھی بھی وحدت پرست نہیں ہو سکتا۔

(۶) بھگتی مارگ میں بُت پرستی یعنی مورت کی پوجا شروع میں ہی کلیان دے سکتی ہے۔ کہ ست پُرشوں کے گُن اور کرم کا آدرش اُن کے سروپ سے لیا جاوے۔

(۷) آدرش کے بغیر جو مورتی پوجا ہے۔ وہ سخت جہالت ہے۔ یعنی آگے ہی جیو جڑ پرکرتی کی قید میں ہے۔ باقی اپاسنا بھی اگر جڑ سروپ کی کرنی شروع کی تو سب پرشاد نشٹ دکھائی ہوگیا۔ یعنی اندھکار در اندھکار بڑھتا گیا۔

(۸) مایا کی گرفتاری میں جیو استھول کی قید میں آگیا۔ اس قید سے نجات کی خاطر اپاسنا یا بھگتی ہے۔ اسواسطے جن پُرشوں نے اس پرکرتی سے نجات پائی ہے۔ اُن کے آدرش کو دھارن کرکے ایسا ہی جتن کرنا چاہئے جس سے استھول یعنی مادے کی پرستش سے آزاد ہو کر نراکار سروپ کو پراپت ہو جاویں۔

(۹) ست پُرشوں کے سروپ کو دیکھکر اُن کا آدرش دھارن کرنا لازمی ہے

لازمی ہے - اگر اُن کا آدرش دھارن نہ کیا جاوے - محض نمسکار آرتی اور چرن امرت سے ہی مکتی یا آنند جو چاہتے ہیں - وہ اندھکار پرستی کر رہے ہیں بجائے شانتی کے اشانتی کو پراپت ہوینگے -

(۱۰) پیر پیغمبر گورو اوتار سب کا وجود پانچ بھوت کا ہی ہے - جیسے ہر ایک جیو کی پرکرتی کی بناوٹ ہے -

(۱۱) صرف اُن ست پُرشوں کے اندر جو گیان شکتی ہے یعنی آتم سنتھتی ہے - وہ ہی تیج پُوجنے یوگ ہے - یعنی نشکامتا - نرمانتا - اُدا سینتا - نیچلتا - آدی - دیہہ گُن جو کہ الشور سمبندھی ہیں -

(۱۲) ست پُورش اپنی پرکرتی کو جیت کر ست سروُپ میں استھت ہوتے ہیں - یعنی استھول وکار سے مکت ہو کر نرا کار سروُپ میں لین ہوتے ہیں - جب تک اس آدرش کو نہ دھارن کیا جاوے تب تک اُن کی دھیہ کی پوجا کرنی سخت جہالت ہے - یعنی اُنہوں نے خود اپنی دھیہ کو جیون میں ہی تیاگ کیا ہے - دوسرے اُن کی دھیہ کو پوج کر کیا حاصل کر سکتے ہیں - یعنی سب اکارتھ ہے -

(۱۳) ست پُرشوں کا گیان سروپ پُوجنے یوگ ہے - نہ کہ محض استھول

آکار۔ استھول آکار کی پرستش مُکت نہیں دے سکتی۔ جب تک اُن کے صحیح آدرش کو دھارن نہ کیا جاوے۔

(۱۴) ست پرُش انیک سروُپ میں ہوتے آئے ہیں۔ یعنی اُنکی پرکرتی کا نام رُوپ گُن اور کرم نیارا نیارا ہوتا آیا ہے۔ مگر اُن کے اندر جو گیان سروُپ ہے۔ وہ ایک ہی دھارہ کا ہے۔

(۱۵) اِسواسطے ست پرُشوں کا گیان سروُپ جو اُنکا سچا جیون تھا وہ پوجنے یوگ ہے

(۱۶) جس طریقے سے اُن مہاتماؤں نے نجات حاصل کی ہے۔ یعنی استھول وِکار پر قابو پایا ہے۔ اُس طریقہ کو دھارن کرنا یہ اُن کی صحیح پوجا ہے۔ اور کلیان کے دینے والی ہے۔

(۱۷) ست پرُشوں کا آدرش دھارن کرنے سے انتہ کرن میں شانتی پرکٹ ہوتی ہے۔ اور اگیان یعنی استھول کی قید سے تیاگ حاصل ہوتا ہے۔

(۱۸) جس کسی بزرگ کا چت میں وشواس ہووے۔ اُس بزرگ کے اندر گیان کو دھارن کرنا یہ اُس کی اصلی پوجا ہے۔ یعنی جسطرح سے وہ اپنے ملت درجہ سروُپ میں استھت ہوا ہے اُسی طرح سے اُن کا لباس اور جسم انتہی نیا ہے یعنی نام رُوپ گُن اور کرم آتا جاتا ہے اور وکار سے مکت پایا ہے

(۱۹) مورتی پوجا یعنی استھول وشواس کبھی بھی شانتی نہیں دے سکتا جب تک اُس کے انتر کی گیان گنگا کا وشواس نہ ہووے۔

(۲۰) جو بھی دھیہ دھاری سنسار میں آیا ہے۔ خواہے شدھ آیا ہی خواہے ملین آیا ہیں وہ گرفتاری میں ہے۔ ست سروپ یعنی جیون شکتی جو چین ودن آکار سے نیاری ہے۔ اُس کو پراپت ہو کر ہی اُسے مُکتی آنند کو حاصل کیا۔

(۲۱) اُس آنند کو جو پراپت ہوئے ہیں۔ وہ ہی پُرش آدرش کے یوگیہ ہیں۔ اُن کا آدرش اُن جیسا گیان دے کر اُسی آنند میں لین کر دیتا ہے اِس واسطے اُنکا آدرش پوجنے یوگیہ ہے۔ نہ کہ اُنکی استھول شریر کی پوجا۔

(۲۲) مورتی پوجا وہ ہی سکھدائی ہے جس سے اُس مورتی کا آدرش دھارن کر کے اُن جیسا پرمارتھ پراپت کریں۔ اس کے بغیر جو منش کیول بھوگ کی پوجا کرتا ہے۔ وہ بندھن در بندھن کو پراپت ہوتا ہے۔ نتیجہ کبھی دُکھ [illegible] خوشی کو پراپت نہیں ہوتا۔

(۲۳) اپنا پرمارتھ ہی سب کا کلیان کرتا ہے۔ اس واسطے ست پرش [illegible] پرمارتھ دھارن کر کے [illegible] [illegible]

(۲۴) جو ست پرشوں کا آدرش دھارن نہیں کرتا اور اُنکی محض [illegible]

پوجا کرتا ہے۔ وہ پرشارتھ ہین ہو کر مارگ دھرم سے پتن ہو جاتا ہے۔ اور

انت کو گھور نرک میں نواس کرتا ہے۔

" (۲۵) بڑی سے بڑی کوشش ست پرشوں کا گیان سروپ انوبھو کرنا

چاہئے۔ جس سے اپنے انتر میں وہ گیان سروپ پرگٹ ہو کر جیو کو اکھنڈ شانتی

دیوے۔

" (۲۶) استھول کی قید یعنی بت پرستی سے کوئی بھی چھوٹ نہیں سکتا

جب تک وہ خواہش کا غلام ہے۔ اسلئے اس جھوٹ اندھ ما ستے

چھوٹنے کے واسطے کیول گیان مارگ ہے۔ یعنی نرآکار شدھ سروپ کا

وشواس اور ابھیاسی ہونا یہی گیان سروپ سب گرو پیر اوتاروں

کا سادھن ہے۔ اس کو دھارن کرکے وہ اکھنڈ شانتی کو پراپت ہوئے

اس واسطے ان بزرگوں کے آدرش اعمال اپنا جیون بنا کر اس مایا

کی قید سے مکت ہونا چاہیئے۔ یہ پوجا اصلی ہے۔ باقی پاکھنڈ اندھ کار

پرستی ہے۔ شدھ چت سے وچار کرنا چاہیئے فقط

مورتی پوجا سدھانت۔ سماپت ہوا

بارہواں اپدیش

دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کا سدھانت

نمبر (۱) پوجا کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی پرتیما کی آرادھنا کرنا۔

،، (۲) جس کی پوجا سے کامنا اور کلپنا پیدا ہووے وہ ناقص پوجا ہے۔

،، (۳) جسکی پوجا سے وہم بھے اور لوبھ پیدا ہووے وہ بھی پوجا ناقص ہے۔

،، (۴) جسکی پوجا سے مان چھل اور چترائی پیدا ہووے وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۵) جسکی پوجا سے ابرکھا۔ بادا اور ممتا پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۶) جس کی پوجا سے شوک، غصہ اور گمان پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۷) جس کی پوجا سے سوارتھ اور موہ پیدا ہووے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

،، (۸) جس کی پوجا سے دوندھ بھرم بڑھتا ہے۔ وہ پوجا بھی ناقص ہے۔

دیچار (۹) جس پوجا سے کرم واسنا پھیلتی ہے - وہ پوجا ناقص ہے -
" (۱۰) جو پوجا مقرر استھان کے بغیر نہیں ہو سکتی - وہ بھی ناقص پوجا ہے -
" (۱۱) جس کی پوجا سے لوک پرلوک کا بھرم بنا رہتا ہے - وہ بھی ناقص ہے
" (۱۲) جس پوجا سے من بدھی اور کرم میں تبدیلی بنی رہتی ہے - یعنی ایکسا
بھاؤ نہیں ہوتا - وہ پوجا بھی ناقص ہے -
" (۱۳) دیوی دیوتاؤں اور گرہ کی پوجا ان وکاروں سے نجات یعنی مکتی
نہیں دے سکتی - کیونکہ ان تچھ پوجاؤں سے ترشنا روپی وکار ناش نہیں ہوتا
جیو کی کلیان کی خاطر پوجا درکار ہے جس پوجا سے بجائے کلیان کے انیک
وکار پیدا ہو جائیں - وہ پوجا نہیں بلکہ اندھ کار پرستی ہے -
" (۱۴) جو چیز خود مجبور ہے - اُس کی پوجا بھی شانتی نہیں دے سکتی
" (۱۵) جو چیز خود بنی اور بگڑی ہے - اس کی پوجا پرم آنند نہیں دے سکتی
" (۱۶) جو چیز اپنے سوبھاؤ کی محتاج ہے - اُس کی پوجا آنند کے دینے والی نہیں
" (۱۷) انیک طریقہ کی بھاؤنا رکھکر انیک دیوی دیوتاؤں گرہوں کی پوجا کرنا
سخت جہالت اور وکار کے دینے والی ہے -
" (۱۸) پراربدھ کرم کو کوئی شکتی بدلنے والی نہیں ہے - اس واسطے کرم میں

انوسار دکھ سکھ ضروری ملتا ہے۔ کوئی رکھیا نہیں کر سکتا۔ اسواسطے ایشور شکتی کا بھروسا چھوڑ کر ان وہموں کا بھروسا رکھنا کبھی بھی سکھدائی نہیں ہو سکتا۔

" (۱۹) اپنے کرموں انوسار جیو آواگون میں پھرتا ہے۔ کوئی دیوی دیوتا اور گرہ اِس چکر سے چھڑا نہیں سکتا۔ اسواسطے ان کی پرستش سب دکھدائی اور وہم کے دینےوالی ہے۔

" (۲۰) لاکھ پوجا کی جاوے گرہوں کا اثر میٹ نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ بھی مجبوری میں پھر رہے ہیں۔ جو چیز سوبھاؤ رکھتی ہے۔ وہ کبھی بھی نہیں چھوڑتی۔ کیونکہ اُس کی زندگی وہ ہی ہے۔ مثلاً آگ کا کام جلانا۔ پانی کا کام بہانا۔ وایو کا سکھانا۔ سورج کا تپش دینا۔ تو کیا ان کی پوجا کرنے سے یہ اپنا سوبھاؤ چھوڑ دیویں گے۔ نہیں اپنا سوبھاؤ کوئی چیز نہیں چھوڑتی جب تک وہ اُس سروپ سے مٹ نہ جائے۔ ایسے ہی سب نظام کو سمجھیں۔

" (۲۱) کرم چکر سے جیو کو سزا و جزا ملتی ہے۔ دیوی دیوتا کیا کر سکتے ہیں۔ اسواسطے ان کی پوجا بھی گرفتاری اُدھیرتا اور بھرم کو بڑھانیوالی ہے

،، (۲۲) دیوی دیوتاؤں کی پوجا اُنکے گُن اور کرم کا گرہن کرنا ہے ۔ کرمی
شکتی کو دھارن کرکے وہ دیوی اور دیوتا بنے ۔ اُس شکتی کا وِچار کرنا اُن
کے آدرش کرکے ایسی پوجا دھرم کو پرگٹ کرتی ہے جیسے جیسے سنت کرم
اور اُپکار کو اُن ہستیوں نے دھارن کیا ہے ۔ اُسی کے مطابق اپنا جیون
بنانا یہ اُنکی سچی پوجا ہے ۔ کرم کتنی ہی دیوتا بناتی ہے ۔ کرم کتنی ہی راکشش
بناتی ہے ۔ اسواسطے کرموں کا سُدھار ہی اصلی پوجا ہے ۔ دیوی دیوتا بنن
کا مارگ یہی ہے ۔

،، (۲۳) جو انیک پرکار کی کامنا رکھکر دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں ۔ اُن
کا گُن اور کرم دھارن نہیں کرتے وہ سب نِشپھل اور دُکھدائی ہے ۔

،، (۲۴) اپنے کرموں انوساری من کے منورتھ پُوران ہو سکتے ہیں ۔ کوئی
دیوی دیوتا انکو بدل نہیں سکتا ۔

،، (۲۵) موت جنم ۔ دُکھ اور سُکھ سب کرموں کا پھل ہے ۔ کوئی طاقت
ان سے چھڑا نہیں سکتی ۔ ضروری بھوگ بھوگنا پڑے گا ۔ گورو پیر اوتار گیانی
نبی اور پیغمبر سب کو اپنی کرنی کا پھل ملتا ہے ۔ یہ ایشور کی مایا کا پھل ہے

،، (۲۶) ان سب باتوں کا خیال کرکے اپنی کرنی کو سُدھارنا چاہیئے جو سب

تکلیفوں سے چھڑانے والی ہے۔

وچار (۲۷) جو کرم من کرکے بدھی کرکے اندریوں کرکے کیئے جاتے ہیں۔ اُن کا پھل ضروری بھوگنا پڑتا ہے۔ کوئی چھڑانے والا نہیں ہوتا ہے تو پھر دیوی دیوتاؤں کے ارپن کیوں نہ کیا جاوے۔

" (۲۸) دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا ایشوری وشواس کو اور ستیہ پرشارتھ کو ناش کرنے والی ہے۔ اسواسطے سب پاپوں کی بنیاد یہی پوجا ہے۔ اگر انکی زندگی کا گن کرم نہ وچار کیا جاوے

" (۲۹) جو دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کرنیوالے ہیں۔ وہ کبھی نشکام بھاؤنا اور پر اپکار کو دھارن نہیں کرسکتے۔ اسواسطے ہر وقت وہم اور بھے میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور اپنا امولک جنم جھوٹھے لالچ میں گنوا دیتے ہیں۔

" (۳۰) ستیہ کرم ہی دیوتا بنانے والا ہے۔ اور ملین کرم ہی راکشش بنانے والا ہے۔ اسواسطے ہر گھڑی ہر لمحہ ستیہ کرم کو دھارن کرنا چاہیئے

" (۳۱) جو پوجا غرض کو دھارن کرکے کی جاتی ہے۔ وہ سب دھرم ارُدھ ہے۔ اور آواگون کو دینے والی ہے۔

دپاره (۳۲) اس دُستر سنسار سے سوائے ایشور گیان کی پوجا کے کبھی مکتی نجات نہیں ملسکتی ۔

،، (۳۳) جو سرب شکتیمان گھٹ گھٹ ویاپ رہا ہے ۔ دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کو بھی پرکاشنے والا ہے ۔ اُس پرم پوُرن ایشور کو چھوڑ کر ناشوان چیزوں کی پوجن کرنا سب اَنرتھ اور بھرم چکر کے دینے والی ہے ۔

،، (۳۴) اپنے ساکشی بھوت ایشور کی پوجن کرم جنجال سے چھڑانیوالی ہے

،، (۳۵) کرم جو کئے ہیں اُنکا پھل ضروری بھوگنا پڑتا ہے ۔ مگر ایشور کی اُپاسنا سے اُن کرموں کے پھل کی آسکتا سے مکت ہو جاتا ہے یعنی نردوندھ اوستھا کو پراپت ہو جاتا ہے ۔ وہی استھان اصلی خوشی ہے ۔

،، (۳۶) اس بالک کے آتی غبارے چھوٹنے کے واسطے ایک ایشور کی اُپاسنا لازمی ہے ۔

،، (۳۷) ترشنا روپی ادھک روگ سے چھوٹنے کے واسطے ایک اکھنڈ اَبناشی روپ کی اُپاسنا لازمی ہے ۔

،، (۳۸) کرموں کے پھل بھوگتے ہیں ویسے وان رہنے کی خاطر ایک ایشور کی پوجا لازمی ہے ۔

"(۳۹) نربھے نرواسنا ہونیکی خاطر ایشور کی اُپاسنا ضروری ہے۔

"(۴۰) تمام دُنیا کے ایشور یہ ایشور پوجا سے پراپت ہوتے ہیں جو سرب شکتیمان ہے۔ اِسواسطے اُس کی اُپاسنا لازمی ہے۔

"(۴۱) ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کرنی بڑی جہالت اور ناستک پن ہے۔

"(۴۲) سب سے بڑی طاقت اپنا من ہے جو ایشور کے سروپ میں استھت ہو جاوے۔ تو وہ خود دیوتا ہے۔

"(۴۳) ست کرم کو دھارن کرنا اور ایشور پر درڑھ وشواس رکھنے والا ہی ہے۔

"(۴۴) سب سے بکٹ تین کال پراپت گھٹ گھٹ کی جاننہار شدھ سروپ ایک رس رہنے والا۔ اپنے آپ میں سب طاقت رکھنے والا سب سنسار جس کے پرکاش سے پرکاش ہو رہا ہے۔ اُسکو چھوڑ کر ناش ہونے والے اور کامنا یکت شکتیوں کی پوجا کرنی سب اکارتھ اور اندھکار ہے۔

"(۴۵) جس کی پوجا دیوی دیوتے کرتے آئے ہیں۔ اُسی ایشور کی پوجا دھارن کرنی لازمی ہے۔

وچار اپاسنا الیشور ایک ہے دیوی دیوتے انیک ہیں۔ ایک کو چھوڑ کر جو انیک کی پوجا کرتا ہے۔ وہ کس گتی کو حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی سنشے شوک کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

" (۴۷) اس سنسار میں وچار کو شدھ کر کے جس طریقہ سے دیوی دیوتوں نے بزرگی حاصل کی ہے۔ اسی طریقہ کو دھارن کر کے پرم تپا پرمیشور کی پوجا کرنی چاہیئے۔ یہ ہی اصلی پوجا ہے۔

" (۴۸) ہر گھڑی دکھ میں یا سکھ میں الیشور کی پوجا اور اس کی آگیا پالن کرنی چاہیئے۔ الیشور کی بھگتی سے سب دیوی دیوتے آدھین ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے پرم شکتی نارائن شبد سروپ سرب ویاپک کا سمرن دھیان کیرتن۔ اپاسنا وچار کرنا چاہیئے۔ اسی کے نمت دان کرنا چاہیئے یہ ہی اصلی پوجا ہے۔ اور کلیان کا مارگ ہے۔

" (۴۹) الیشور کی مہماں کے بغیر کسی شکتی کا لیچہ دھارن نہیں کر پاتے دیوی دیوتاؤں کے اندر بھی الیشور کا چمتکار ہے۔ الیشور ہی پوجنے یوگ اور سب سکھ داتا ہے۔ الیشور وشواس۔ الیشور اپاسنا سے ہی پرم شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔

وچار (۵۰) اوتار رِدھ رِکھیشر گورو پیر نبی رسول سب اس پرم شکتی کو سمرتے رہے ہیں۔ اور لوگوں کو بھی اُسکی مہماں کا اپدیش دیتے آئے ہیں۔ مگر بعد میں فریبی لوگوں نے ایشوری اُپاسنا کو گپت کر کے ایشور کے پوجنے والوں کی پرستش کرانی شروع کر دی جس سے اُن کی پیٹ پوجا اور ضروریاتِ نفسانی پوری ہونے لگیں۔

" (۵۱) ایک مرکز اور مقصد کو چھوڑ انیک دیوی دیوتاؤں کی پوجا نے اتی خود غرضی۔ ایرکھا چھل کو پرگٹ کر دیا ہے جس سے سب منش جاتی ملیشو ہیں دکھی ہو رہے ہیں۔

" (۵۲) اپنی صحیح عقل سے صحیح کوشش سے صحیح وچار سے ایک ایشور کا وشواس ہونا چاہیے۔ اُن کا سمرن دھیان کرنا چاہیے۔ سب دنیا اُسی کا پرکاش دیکھنا چاہیے۔ ایسی دھارنا ہی اصلی پوجا ہے۔ اور آنند دینے والی ہے۔ اور دیوی دیوتا بنانے والی ہے۔ ہر وقت ایشور وشواس اور لوک سیوا کو نشان کرنا چاہیے۔ یہی پرم دھرم پرم پوجا۔ پرم یوگ اور پرم سدھی ہے۔ اس کے سوا سب چھل اور کپٹ ہے۔ شدھ بدھی کر کے وچار کرنا چاہیے۔

" (۵۳) جو ایشور کو چھوڑ کر دیوی دیوتاؤں کو بلی اور بھینٹ دیتا ہے۔ وہ خود غرض

آتم گھاتی ہے۔ یعنی دیوی دیوتا نہ تو بَلی لیتا ہے۔ اور نہ ہی بلی لیکر نجات
دے سکتا ہے۔ یہ رواج اندھ بُدھی والوں نے جاری کیا ہے۔ اپنی پیٹ
پُوجا کا ذریعہ بنایا ہے۔ ایشور وشواس اور لوک سیوا ہی اصلی نجات کا
مارگ ہے۔ اسی راستہ پر چل کر دیوی دیوتاؤں کی پدوی کو حاصل کر سکتا ہے
(۵۴) جو دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانس مدرا اور کئی طریقوں سے چڑھاوے
دیتا ہے یا چڑھاتا ہے۔ وہ دونوں پاکھنڈی اصلی دھرم کو ناش کرنیوالے
ہیں۔
(۵۵) مانش کیواسطے ایشور پوجا اور لوک سیوا اصلی دھرم کا مارگ ہے۔ اس کے
علاوہ جو دیوی دیوتاؤں پر بلیاں چڑھاتے ہیں۔ وہ مارگ سے پتت ہو کر دوزخ
بھیانک ادھم جونیوں کو پراپت ہو کر دکھ پاتے ہیں۔
(۵۶) "سمتا ہی آدرش دیوی دیوتاؤں کا ہے۔ سمتا ہی ایشوری چمتکار ہے
اسواسطے دیوی دیوتاؤں کا جیون وچار کر کے سمتا پراپتی کی کوشش کرنی
چاہیئے جو نت پرکاش آنند سروپ ہے۔ یہ ہی سادھن اصلی دھرم ہے۔

فقط

سماپت ہوا۔ دیوی دیوتاؤں اور گرہوں کی پوجا کا سدھانت

تیرہواں اپدیش

„ پریت وپتر کا سدھانت "

سدھانت (۱) سنسار میں ہر ایک چیز کا وجود دو طاقتوں سے بنا ہے۔
یعنی چیتن اور جڑ یعنی پرکرتی چیتن شدھ سروپ دائم قائم اور ایک
رس ہے۔ اننت ہے۔ آغاز اور اختتام کے عمل سے پرے ہے اسی طاقت
کو اصلی سنسار مول کہتے ہیں۔ تین کال ست ہے۔

„ (۲) پراکرتی یعنی پھرناشان۔ اس سے کئی عناصر پیدا ہو کر آپس میں تبدیل
ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک آغاز اور اختتام کے عمل میں مصروف رہتے
ہیں۔ ان عناصر کی تبدیلی کا نام پیدائش، موت، رنگت، شکل وغیرہ ہے

„ (۳) پراکرتی کی گرفتاری میں چیتن جاتا ہے۔ اسی کا نام جیو ہے
یعنی قید کی ہوئی چیتن طاقت ہی جیو کا سروپ ہے۔ اس کو کوئی ...

ے جیسے جیسے گھٹ کی گرفتاری میں آتا ہے۔ پراکرتی کا ابھیمانی بن کر اپنا
نام مان لیتا ہے اسی کا نام اگیانتا ہے۔

ندھان (۴) پراکرتی ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے جس وقت لے تبدیلی
کو پراپت ہوتی ہے۔ اُسی کا نام موت ہے۔ پیدا ہونا اور مرنا پراکرتی کی
تبدیلی کا نام ہے۔ پراکرتی کا سروپ جیو بھرانت ہے۔ یعنی جیو کی کلپنا
،، (۵) جس وقت جیو ایک شریر چھوڑتا ہے۔ اپنی واسنا کے مطابق دوسر
وجود پکڑ لیتا ہے۔ یعنی دھارن کرتا ہے۔ اپنی اگیانتا ہی اس کو دوسرے سروپ
کا ابھیمانی بناتی ہے۔ اسی طرح واسنا کی قید میں آکر لنگ ننگ کی پراکرتی
کو دھارن کرتا ہے۔ یعنی پرگٹ کرتا ہے۔

،، (۶) جو نام شریر سمبندھی ہے۔ وہ شریر کے ساتھ ناش ہو جاتا ہے۔ با
جیو کا واستو میں کوئی نام نہیں ہے۔ اس واسطے پریت دیتر کا وجود مانا گیا ہے
وہ سب وہم اور بھرم ہے۔

،، ۷ جیو اپنی کلپنا انوسار جس سروپ کو دھارن کرتا ہے۔ اُسی نام روپ
کا وہ ابھیمانی ہے۔ پچھلے نام روپ کا اسکو کوئی گیان نہیں ہے۔
،، ۸ یہی اس کی گرفتاری ہے۔

" (۸) جیسے ادھر پانش دھیہ کو چھوڑ کر اپنی ملین واسنا کی گرفتاری سے پُنرجنم کو پراپت ہوتا ہے۔ اُسی وقت اُسکو اُسی پنرجنم کا موہ اور گیان سے پچھلے نا شرجنم کے سوبھاؤ اور نام روپ کو انوبھو نہیں کر سکتا۔

" (۹) پریت ویتر کا کوئی سروپ نہیں ہے۔ کیول من کا بھرم ہے۔ جیو اپنی واسنا انوسار ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر کو دھارن کرتا ہے جس وجود میں جاتا ہے۔ اُس کا وہی نام ہو جاتا ہے۔ دائمی اُس کا نام کوئی نہیں ہے جیسی جیسی تبدیلی میں آیا ویسا ہی نام روپ کلپنا کو دھارن کیا۔ اسی چکر کو آواگون کہتے ہیں۔

" (۱۰) جس وقت مایا یعنی پراکرتی کو اَست جانتا ہے۔ اور ست سروپ اپنی آتما کو پہچان لیتا ہے۔ اس وقت یہ تبدیلی کا عمل یعنی پیدائش اور موت کی قید سے چھوٹ کر اپنے سروپ میں لین ہو جاتا ہے۔ جیسے برف پگھل کر پانی ہو جاتی ہے جیسے گیس لگ کر سونا نہ ہو جاتا ہے۔ گھڑا ناش ہو کر مٹی سروپ ہو جاتی ہے۔ یہی گتی اس جیو کی ہے۔ جس وقت آہنکار یعنی کارن پیدائش ناش ہو جاتا ہے۔ اُسوقت وہ نت سروپ میں اِستھت ہو جاتا ہے۔ اِسی کا نام موکش ہے۔

بِدھان (۱۱) فرض کیا پریت پتر کا سروپ اگر ہو بھی تو بھی جیو کی اپنی کلپنا انوسار ہے اُس کو اِس حالت سے چھڑانے والا کوئی نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنے کرموں کا پھل بھوگ نہ لے۔ اسواسطے جو گتی کرانیکا حق رکھتا ہے وہ محض پاکھنڈ ہے۔ یعنی جیو کو اپنی کرنی کی سزا ضرور ملتی ہے۔ کوئی گتی نہیں دے سکتا۔

" (۱۲) بدھی من۔ ہنکار۔ آکاس۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی آٹھ تتوں سے استھول شریر یعنی قالب بنتا ہے۔ یہ تت جیو کی کلپنا ہے۔ اس کو پراکرتی کہتے ہیں۔ جو دھیہ کو دھارن کرتا ہے۔ ان آٹھ تتوں کو ہی کلپ کر دھارن کرتا ہے۔ جب تک یہ آٹھ تت آپس میں نہیں تب تک پورن سروپ کی شکل میں نہیں آ سکتا۔

" (۱۳) چونکہ پریت اور پتروں کا کوئی سروپ نہیں ہے۔ اسواسطے محض کلپنا ہے۔ پراکرتی میں ان کی اصلیت نہیں ملتی ہے کیونکہ پراکرتی آٹھ تتوں سے ملی ہوئی ہے اور استھول روپ میں آ سکتی ہے۔ اور جیو کا واستو روپ کوئی نہیں ہے۔ اسواسطے پریت و پتر یا پیدا کرہم سکتے ہے وجود کوئی نہیں ہے۔

ندھان (۱۴) جو اتی دُر آچاری ہے۔ وہ ہی ان اتی بلین ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اور اُنچ جونی کو پراپت ہوا اُنچ کرم کرتا ہے۔ وہ ہی پریت ہے پریت پتر ایک اُنچ جونی کا آدرش ہے۔

" (۱۵) ہر وقت ایک ایشور کا دھیان رکھنا چاہیئے اپنے کرموں کو سمرپت کرنا چاہیئے ایشور کے ہی نام دان دینا چاہیئے۔ پریت پتر کی کلپنا کو دور کرنا چاہیئے جو اُنچ کرنی کے انکول کئی جونیوں کو پراپت ہوتا ہے۔ مگر وہ سوکھشم سے سوکھشم بھی ہو وے۔ تو بھی درشیہ آسکتی ہے اس واسطے پریت پتر جو اُنچ جونی کی ایک قسم کی ڈگری ہے۔ اُس کا احساس کرنا یا پوجا کرنی نہایت ہی اُنچ گتی کو دینے والی ہے۔ اس لئے ان سب وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کو آدھار مان کر شست کرموں کا دھارن کرنا چاہیئے۔ ایسی دھارن سے ہی اُنچ گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی موکھش آنند کو۔

" (۱۶) اس مایا کے جال سے چھوٹنے کے واسطے محض ایشور بھگتی اور ست کرم کی دھارنا ہے۔ اس کے سوا جو پریت پتروں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی اُونچ گتی کو پراپت نہیں ہو سکتا۔

" (۱۷) ہر ایک جیو کو اپنے کرموں کے انکول پھل ملتی ہے۔ اس واسطے

اپنے سدھار کا جتن کرنا چاہیئے نہ کہ خود اندھکار میں جاوے اور دوسروں کو گتی دیوے - اپنی کرنی کا سدھار ہر وقت مدِ نظر رکھکر ایشور کا وشواس سمرن اور دھیان کرنا چاہیئے - یہ ہی اعلیٰ گتی ہے -

ندھان (۱۸) جو ایشور بھگتی اور ایشور نمت دان اور ست کرم کو چھوڑ کر پریت و پتروں کی پوجا پرتشٹھا کرتے ہیں وہ پاکھنڈی ہے - اور دہرم کو ناش کرنیوالا ہے -

(۱۹) ہر ایک پرانی ماتر کو اپنی گتی کا وچار کرنا چاہیئے - اگر خود قید میں ہے - تو دوسرے کو کبھی گتی دے سکتا ہے - یہ بالکل ناممکن ہے - ہر گھڑی ہر لمحہ اپنا سدھار کرنا لازمی ہے -

" (۲۰) جب تک جیو اپنی کرنی کو خود صاف نہیں کرتا تب تک اُس کو قید سے رہائی مشکل ہے - اسلیئے ست پرشوں کے جیون انکول اپنا جیون بناکر اپنی گتی کرنی چاہیئے جس سے مایا کی قید سے رہائی پاکر پرم آنند سروپ کو پراپت ہو جاوے -

" (۲۱) جب تک اپنی کرنی خود صاف نہیں کرتا - تب تک کوئی تیرتھ کوئی د... کوئی منتر گتی نہیں دے سکتا - اسلیئے اپنی کرنی کا سدھار ہی پرم گتی ہے - جو

زندگی میں کچھ نہیں کرتے اور مرنے کے بعد اپنے عیال سے گتی چاہتے ہیں وہ سخت دھوکے میں ہیں۔

نِدھان (۲۲) جو کرے گا سو پائے گا۔ ایک آدمی دوسرے پر کوئی حق نہیں رکھ سکتا جب تک کہ وہ خود اپنے جیون کو پوتر نہ کرے۔ اسواسطے ہر گھڑی اپنے آچار کو درست کرنا چاہیئے جس سے گتی نصیب ہووے۔

" (۲۳) جو پرانی ان دھرموں میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی شانتی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ سب دھرموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کا بھروسا نہ لیوے۔

" (۲۴) اپنی اپنی گتی کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ دوسرے کے بھروسے رہنا سخت غلطی ہے۔ اس لئے زندگی میں اپنی کلیان کے نمت جتن کرنا چاہیئے

" (۲۵) سنسار میں وہ جیو گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ جو ان بھوت پریت پتر آدی دھرموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کا بھروسا لیوے۔ ہر وقت ست کرم کو دھارن کرے۔ پاپ کرم کی طرف بھول کے نہ جاوے دڑھ نشچے ایک ایشور کے سمرن میں رکھے۔ کرتا ہرتا پربھو جان کر سب کچھ اس کی آگیا میں دیکھے۔ لوک سیوا اور نرمان بھاؤ چت میں دھارن کرے تب

نش کام سروپ پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے۔ پھر سنسار یا چکر ما یا بیں نہیں آتا۔ یہ ہی جیون مکتی ہے۔ ایسا نشچے دھارن کرنا چاہئیے۔

فقط

سماپت ہوا پریت وپتر کا سدھانت

برہم ستیم۔ سرب آدھار

چودھواں اُپدیش

دھرم اُپدیشکوں کیواسطے ہدایت

ہدایت (۱) دھرم کا صحیح سروپ جاننا اور اُسکو عمل میں لانا اُپدیشک کا پرم دھرم ہے۔

〃 (۲) جب تک اپنا انتہ کرن بالکل شُدھ نہ ہووے۔ یعنی واسنا رُوپی وکاروں سے نرمل نہ ہوچکا ہووے۔ کسی کو کوئی اُپدیش کرنیکا کوئی حق نہیں۔

〃 (۳) دھرم کی جاگرتی کی خاطر اُپدیش کرنا تھا لوگوں کے دُکھ کو محسوس کرکے اور نشکام بھاؤ کو دھارن کرکے اُپدیش کرنا۔ ستیہ اُپدیش ہے۔

〃 (۴) جو ذاتی غرض کی خاطر اُپدیش دیتا ہے۔ یعنی اپنی روزی کی گذران کی خاطر یا بڑائی کی خاطر یا لوگوں کو ناجائز ورغلانے کی خاطر وہ اُپدیشک اُچاریہ

ہے۔ دلیش اور دھرم کو ناش کرنیوالا ہے۔

" (۵) ستیہ سادگی۔ سیوا۔ ست وشواس۔ ست سمرن۔ اور پریم آدی گنوں کے بغیر جو اپدیشک ہے۔ وہ بھی دُراچاری اور پاکھنڈی ہے۔ جو اہے کتنا ہی ودوان ہووے۔

" (۶) جس اُپدیشک کا لباس خوراک اور چلن سادھارن نہیں ہے یعنی پریم اور نِرمان بھاؤ نہیں رکھتا۔ وہ اُپدیشک دھرم کے ناش کرنیوالا ہے۔

" (۷) جو اپدیشک بہت ودیا کا مدھ رکھتا ہے۔ اور آچار وچار میں سادگی نہیں رکھتا۔ وہ بھی اپدیشک بکاری ہے۔

" (۸) اور کوئی بھی لٹھ چلانے والا نمائش کو دیکھنے والا تاش چوپٹ اور جوا کھیلنے والا اور ناول پڑھنے والا اگرچہ ویدی پنڈت بھی ہووے۔ تو وہ دُراچاری ہے۔ اُس کا اپدیش دھرم کو ناش کرنیوالا ہے۔ اور پاپ کو پھیلانیوالا ہے۔

" (۹) جس کے اندر یتیم اناتھوں اور غریبوں کا پریم نہیں دھن اور مدھ کی آس رکھکر اپدیش دیتا ہے۔ وہ بھی دُراچاری اپدیشک ہے۔

" (۱۰) جو وچار سادہ نہیں کرتا۔ اور گھرے گھرے واقعات سُناتا ہے اور بہت زبان دراز ہے۔ وہ بھی پاکھنڈی ہے۔

ہدائیت (۱۱) جس کا من خود بھوگوں میں گرا ساہوا ہے۔ وہ اُپدیشک دُنیا کو کبھی بھی راستی نہیں سِکھلا سکتا۔

" (۱۲) جو بالکل لُٹنکوں کا کیڑا ہے۔ اور قُدرتی اُنو بھو نہیں رکھتا۔ وہ کبھی بھی تہھار تھ دہرم کو نہ گرہن کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دُوسروں کو آگاہ کر سکتا ہے

" (۱۳) جو بہت انبھاس وچار کرکے لوگوں کو سُناتا ہے۔ اور خود ایک کا بھی عمل نہیں کرتا وہ پاکھنڈی ہے۔

" (۱۴) جس کے اُپدیشک سے ایکھا اور یاد پرگٹ ہووے۔ وہ دہرم کے ناش کرنیوالا اُپدیشک ہے۔

" (۱۵) جو برہم گیان سے سُن ہے۔ اور چھوٹے وشواس والا ہے۔ وہ اُپدیشک بھی جھوٹے ہے

" (۱۶) جس کے اندر خود شبہ ہو رہا تھا اور نشک کا تھا۔ اد ابیخنا اور پریم نہیں ہے وہ بڑے سے بڑا ودوان بھی مورکھ ہے۔ اُس کا کبھی بھی اُپدیش حالقی دہرم پرگٹ نہیں کر سکتا

" (۱۷) جس کے اندر ایشوری وشواس اور پر اُپکار اور اُودھار تا نہیں ہے۔ وہ اُپدیشک پاکھنڈی ہے۔ دُنیا کو اندھیکا کی طرف لے جانیوالا ہے۔

" (۱۸) جس کے اندر دھیہ ابھیمان اور کُل ذات ابھیمان اور ودیا ابھیمان ہے۔ وہ اُپدیشک دہرم کا ناش کرنیوالا ہے۔

" (۱۹) جس کے اندر مُوت کا بھئے نہیں اور ایشور سے پریم نہیں وہ کبھی بھی نہ پاپ سے چھوٹ سکتا ہے اور نہ ہی لوگوں کو راستی دکھلا سکتا ہے۔

" (۲۰) جو مان کی خاطر اُپدیش دیتا ہے۔ اور خود پریم نہیں رکھتا۔ وہ اُپدیشک دہرم کے ناش کرنیوالا ہے۔

" (۲۱) جو سوارتھ کی خاطر اُپدیش کرتا ہے۔ وہ اُپدیشک دہرم کا ناش کرنیوالا ہے۔

" (۲۲) جس کا ہردا پورن ستیل نہیں ہُوا۔ تت گیان سے وہ دُنیا کو راستی نہیں سکھلا سکتا۔ خواہ تمام دُنیا کی وِدیا کا وِکھیان کیوں نہ کرے۔

" (۲۳) جو صرف وِدوان ہی ہے۔ اور اپنے اندر ایشوری پریم اور اُمنگ نہیں رکھتا وہ وِدوان نہیں بلکہ بوجھ اٹھانیوالا ڈھور ہے۔

" (۲۴) جس قوم میں دہرم وشواس والا نہ ہووے۔ اور وِدوان بہت ہوویں ایک دن وہ قوم کو ناش کر دیویں گے کیونکہ سادھن کے بغیر وِدیا ناش کر دیتی ہے اسیا اُسچے کریں۔

" (۲۵) جس کا من خود سَتّے اور وہم والا ہے۔ کتنا بھی وِدوان ہووے وِشانت اوستھا کو پراپت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کو آگاہ کر سکتا ہے۔

" (۲۶) لوگ دکھاوے کی خاطر جو عارضی دہرم رکھتا ہے۔ اور مان گمان میں

مستغرق رہتا ہے - وہ اُپدیشک پاکھنڈی ہے -

" (۲۷) جس کے اندر ایک ایشور کا وشواس نہیں ایک ایشور کی اُپاسنا نہیں اور دُنیا سے چت جس کا آزاد نہیں اور پرمیشور پر اُسکا دھیان نہیں رکھتا وہ کتنا بھی ودھوان کیوں نہ ہووے - وہ دُراچاری ہی جانو۔

" (۲۸) جو پریم کے بغیر سے ایکتا کو نہیں چاہتا اور خود غرض ہے - وہ اُپدیشک چنڈال کا سروپ جانیں۔

" (۲۹) جو اپنی ودیا کا بہت گمان رکھتا ہے - اور ہر ایک کے ساتھ اندر سے نفرت رکھتا ہووے اور اندریوں کے بھوگوں میں ڈوبا ہوا ہووے - وہ ودوان نہ سمجھو بلکہ سوان ہے - دُنیا کو کاٹ کاٹ کر کے کھانیوالا ہے -

" (۳۰) جو زیادہ استریوں کو اُپدیش دینے والا ہے اور دھن کا لوبھی ہووے اور بھونرنگ کی چال چلنے والا ہووے - وہ اُپدیشک ناہندو کا کیے ہے - دھرم کرم کو ناش کرنیوالا سمجھو -

" (۳۱) جس کے اندر اور ہے اور باہر سے اور کہتا ہے - وہ چال باز اور فریبی ہے - دُنیا کی تباہی کرنیوالا سمجھو -

" (۳۲) جو بہت راگ کا شوقین ہے - اور بجنتر بہت تال سے بجاتا ہے کبھی

نا چتاہے۔ کبھی ہنستا ہے۔ وہ اُپدیشک بھی پاکھنڈی ہے۔

سار (۳۳) جس کے من میں اُداسی نہیں ہے۔ اور پاپوں سے ڈرتا نہیں ہے
اور جیووں سے من کر کے پریم نہیں رکھتا وہ کبھی بھی دھرم کو پہچان نہیں
سکتا ہے۔ اور نہ ہی لوگوں کو راستی سکھلا سکتا ہے۔

" (۳۴) اُپدیشک کے واسطے ودیا اور ندھیاس دونو لازمی ہیں۔ نرِبانتا اور
انِ کامتا کو دھارن کرنیوالا ہووے وہ اُپدیشک دُنیا کو سکھدائی ہے۔

" (۳۵) جس نے خود اپنے من کو پاپوں سے آزاد کیا ہے۔ ایشوری پریم
اور وشواس کو درڑھ کیا ہے۔ ہر وقت ایشور سمرن کو جس نے جانا ہے
دنیا کے تمام سامان سے آزاد ہو کر ایک ایشور کا ہی بھروسہ رکھتا ہے۔ تمام
جیووں کو ایشور کا ہی روپ جان کر اُنکو سُکھ دینا اپنا پرم دھرم جانتا ہے
وہ اُپدیشک دھرم کا پرکاش کرنیوالا ہے۔ (۳۶) جس سوسائٹی کا جو اُپدیشک ہووے۔ وہ
اس سوسائٹی کو سوشل زندگی اور رُوحانی زندگی کے سُدھار کا اُپدیش کرے۔ وہ اُپدیشک سُکھدائی ہے
" (۳۷) جو اُپدیشک نشوگیان کو پراپت ہو چکا ہو۔ دیرج وان ہو۔ دُکھیوں کے دکھ کو محسوس
کرنیوالا ہووے۔ پاکھنڈ کو تیاگ کرنیوالا ہو۔ وہ اُپدیشک دھرم کو پرکاش کرنیوالا جانو۔
" (۳۸) جس کے اندر اصلی تیاگ آیا ہے۔ اور ایشوری آنند کو پراپت ہو گیا ہے

تمام جیوؤں کے سکھ کی چاہنا کرنیوالا ہے - وہ اُپدیشک دہرم کا اوتار جاننا چاہیئے -

" (۳۹) جس نے اپنے من اور اندریوں کو قابو کیا ہے - اور نشکام برت کو دھارن کیا ہے - دُکھ سُکھ میں دھیرج والا ہے - وہ اُپدیشک دہرم کا سروپ جانو -

" (۴۰) جس نے سمتا نت کو دھارن کیا ہے - اور سمتا ہی کے سادھن میں رہتا ہے - اور ہر ایک کو سمتا کی ہدائت کرتا ہے - وہ اُپدیشک ممتا رُوپی گھور جال سے چھڑانے والا ہے - اور ستیہ وادی ہے -

" (۴۱) جو ہر گھڑی نہہ کرم اوستھا کو انوبھو کرتا ہے - یعنی آتم استھتی والا ہے پریم اور ویراگ میں پورن ہے - وہ اُپدیشک خود نجات کو حاصل کر چکا ہے اور لوگوں کو راستی سکھلا نیوالا ہے - وہ ہی جگت گورو ہے -

" (۴۲) جس نے شریر کے وکاروں سے جیت پائی ہے - اور برھم شبد کو پراپت ہوا ہے - اور ہر وقت ایشوری پریم میں مگن رہتا ہے - وہ تت ویتا پُرکھ سچا اُپدیشک ہے -

" (۴۳) جس کے اندر برھم پرکاش ہوا ہے - اور مایا کے وکار سے مکت ہوا ہے

وہ اُپدیشک پرم سِدھی دینے والا ہے۔

سار (۴۴) جس نے سب سنسار کے انجام کو جانا ہے۔ یعنی مایا کی پرورتی اور نِرورتی کو انوبھو کیا ہے۔ وہ اُپدیشک آنند داتا ہے۔

" (۴۵) جس نے پہلے صحیح جانا ہے۔ اور پھر وکھیان کیا ہے۔ وہ اُپدیشک گن کاری ہے۔

" (۴۶) جس نے پہلے اپنے من کو اُپدیش دے کر قابو کیا ہے۔ اُس کا اُپدیش دُنیا کو نجات دینے والا ہے۔

" (۴۷) اپنے ست بچن پر جو اٹل رہنے والا ہے۔ تن کے ناش ہونے پر بھی جو پرن نہیں چھوڑتا۔ وہ اُپدیشک دھرم داری ہے۔

" (۴۸) جس نے اپنا تن من دھن ایشور اَرپن کیا ہے۔ اور درڑھ نِسچے والا ہے۔ وہ ہی سچا اُپدیشک ہے۔

" (۴۹) جو ہر وقت دکھیوں کی سیوا کرنے والا اور اپنا سکھ نہ چاہنے والا ایشور کا پریم ادھک رکھنے والا۔ وہ اُپدیشک دھرم کا سورج ہے

" (۵۰) جو خود عمل کرتا ہے۔ ست کرموں پر۔ اور ہردے سے سیوک روپ ہے۔ سب جگت کا۔ ہر ایک جیو کی کلیان چاہنے والا